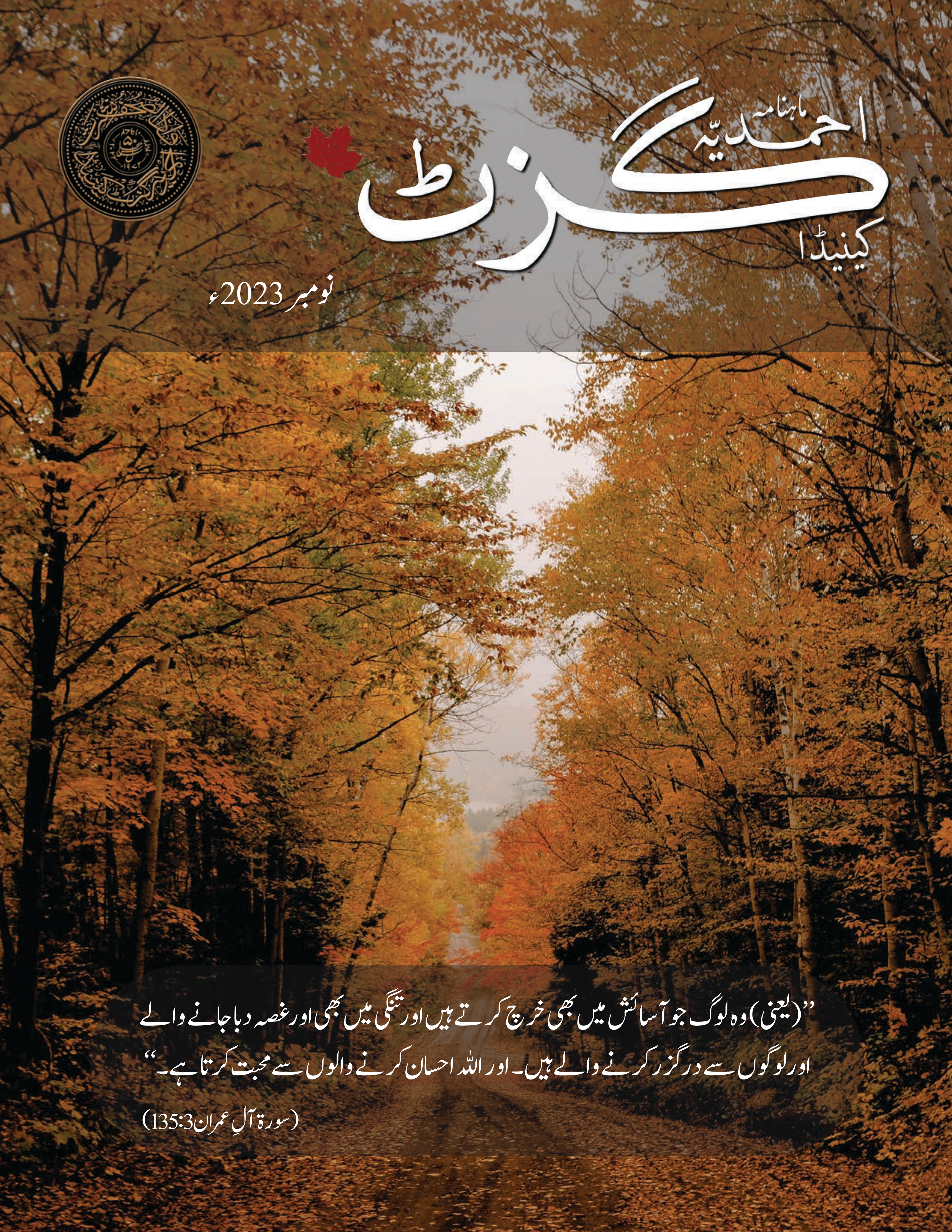

ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

نومبر 2023ء

”(یعنی) وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے
اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

(سورۃ آلِ عمران 3:135)

ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے اصلاح کے کام کریں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

’’مَیں ان لوگوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کے سپرد جماعتی کام بھی ہیں خاص طور پر اصلاح کرنے والا شعبہ کہ انتہائی احتیاط سے اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے اصلاح کے کام کریں۔ کبھی کسی بھی فرد کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میری کمزوری کی فلاں عہدیدار کی وجہ سے پردہ دری ہوئی، تشہیر ہوئی، لوگوں کو پتا لگا۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو پھر اس کا ردّ عمل بہت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جن کے سپرد اصلاح کا یہ کام ہے وہ جہاں لوگوں کی پردہ دری کر کے معاشرے میں بگاڑ پیدا کر رہے ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تمہیں جماعتی خدمت کا موقع دیا تھا اس لئے کہ میری صفات کو زیادہ سے زیادہ اپناؤ۔ لیکن یہاں تو تم میری ستاری کی صفت سے الٹ چل کر بے چینیاں اور فساد پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31/مارچ 2017ء۔ مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، 21/اپریل 2017ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

نومبر 2023ء : ربیع الثّانی،جمادی الاوّل 1445ہجری قمری : نبوّت 1402ہجری شمسی : جلد 52 : شمارہ 11

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت از مکرم مولانا عبدالرشید انورؔ صاحب	9
★ صحابہؓ رسول ﷺ کے توحید کے اعلیٰ معیار از مکرم پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب	13
★ آ پاس مرے آ کر ربوہ کا نظارہ دیکھ از مکرم جمشید محمود صاحب	24
★ مسجد بیت الاسلام وان میں کینیڈا ڈے کی تقریب از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	27
★ لجنہ اماءاللہ پریری ریجن کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد از محترمہ بشریٰ نذیر آفتاب صاحبہ	33
★ محترمہ عطیہ شریف صاحبہ از محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ	35
★ محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب المعروف پرویز پروازی صاحب وفات پا گئے	37
★ مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی وفات کے موقع پر منظوم کلام از مکرم عبدالکریم قدسیؔ صاحب، امریکہ	25
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	39
★ تصاویر: بشیر ناصر ، اسد سعید اور بعض دیگر احباب	

نگران

ملک لال خان

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ

فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ

اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین و زیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآنِ مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَجَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۚ (سورۃ آلِ عمران134:3-135)

اور اپنے ربّ کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (جامع الترمذي، كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرمادے گا، جس نے دنیا میں کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دنیا اور آخرت دونوں میں آسانی کرے گا اور جس نے دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوتا ہے۔

کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔“

(ملفوظات۔ جلد 7، صفحہ 77-78، مطبوعہ 1984ء)

”خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گذر جاوے ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کم حوصلہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات حلیم و کریم ہے۔ ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے۔ اور کبھی کبھی خدائے تعالیٰ کے حلم پر پوری اطلاع نہ رکھنے کے باعث بیباک ہو جاتا ہے اس وقت ذوانتقام کی صفت کام کرتی ہے اور پھر اسے پکڑ لیتی ہے۔... وہ (خدا تعالیٰ) ایسا رحیم کریم ہے کہ ایسی حالت میں بھی اگر انسان نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ آستانۂ الٰہی پر جا گرے تو وہ رحم کے ساتھ اس پر نظر کرتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں پر معاً نظر نہیں کرتا اور اپنی ستاری کے طفیل رسوا نہیں کرتا تو ہم کو بھی چاہئے کہ ہر ایسی بات پر جو کسی دوسرے کی رسوائی یا ذلت پر مبنی ہو فی الفور منہ نہ کھولیں۔“

(ملفوظات۔ جلد 1، صفحہ 299-300، مطبوعہ 1984ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اگست 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اگست 2023ء

جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء کے حوالے سے افضال الٰہیہ کا ایمان افروز تذکرہ
جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والے غیر از جماعت مہمانان کے چند تاثرات کا بیان

سیّدنا امیر المومنین حضرت احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4/ اگست 2023ء کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس پر ہم جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمارے جلسے کو برکتوں سے بے انتہا بھرا اور اسے ہر ایک نے محسوس کیا چاہے وہ احمدی مہمان تھے یا مختلف ممالک سے آنے والے غیر احمدی مہمان تھے۔

ہم تو کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی ہمارے کام ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش جماعت پر اس طرح ہوتی ہے کہ اس کا شمار ہی ممکن نہیں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی اس بات کا ہر وقت مشاہدہ کرتے ہیں کہ:

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ
(سورۃ النحل 19:16)

اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تو ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے اتنا زیادہ اور ایسے طریقے سے ہمیں نوازتا ہے کہ کبھی بھی اس کی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

لیکن ہمیں حکم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے چلے جاؤ۔ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اور نوازتا چلا جائے گا۔ پس شکر گزاری ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کے آگے جھکتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔ جب تک ہم ایسا کرتے رہیں گے ہمارے قدم کامیابی کی طرف بڑھتے رہیں گے۔

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض مہمانوں کے جلسہ اور جماعت کے متعلق تاثرات بیان فرمائے۔

- برکینا فاسو سے ایک ڈاکٹر نے کہا کہ میں پہلی بار جلسہ میں آیا ہوں۔ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ ہزاروں افراد ایک مشترکہ مقصد کے لئے ایک مقام پر ایک مذہبی لیڈر کے گرد جمع ہیں۔ سب کے سب متحد ہیں اور سب کا مطمعِ نظر ایک ہے۔ احمدیوں کا اپنے خدا کے ساتھ اور امام جماعت کے ساتھ غیر معمولی وفا کا تعلق ہے۔
- ملک بلیز کے ایک شہر کے میئر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنے پُر امن لوگ نہیں دیکھے۔ میں یقین نہیں کر سکتا کہ کچھ لوگ اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ میں نے جو روحانی ماحول یہاں دیکھا ہے اور لوگوں کا جو آپس میں حسنِ سلوک دیکھا ہے وہ یقیناً قابلِ تعریف ہے۔
- اٹلی سے ایک صحافی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے جلسہ کے بارہ میں پہلے سنا اور پڑھا ہوا تھا لیکن اس میں شرکت ایک بالکل مختلف تجربہ ہے۔ مجھے

رضا کاروں کے کام نے بہت متاثر کیا۔ اسی طرح نظم وضبط اور صفائی کا نظام بہت شاندار تھا۔ جو سب سے اہم چیز میں نے جلسہ میں دیکھی وہ نماز تھی اور وہ لوگوں کے لئے کس قدر اہم ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح احمدی عبادت کرتے ہیں یہ ہر انسان کا اولین فرض ہے۔

- کینیڈا سے انڈی جینس خاتون نے جلسہ کے متعلق کہا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں اپنی قوم کے اور لوگوں کے ساتھ اس سال جلسہ میں شامل ہوئی۔ عالمی بیعت میرے لئے بہت جذباتی موقع تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسی تقریب نہیں دیکھی جو انسان کو دوسرے کے قریب کر دیتی ہے۔ میں بھی سب لوگوں کے ساتھ جذباتی تھی اور کبھی ایسی روحانیت میں نے محسوس نہیں کی۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عاجز اور شکر گزار بندہ بنتے ہوئے ہمیشہ اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور ہمیشہ ہم جماعت سے ایک خاص اور پختہ تعلق رکھنے والے ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 11/ اگست 2023ء

جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء کے حوالے سے افضالِ الٰہیہ کا ایمان افروز تذکرہ

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 اگست 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

- آج کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنحضور ﷺ کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر اپنے فضلوں کی بارش فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے لوگوں کے دلوں کو کھولتا ہے، کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے لوگوں کے ایمان بڑھاتا ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دشمنوں کو ناکام کر رہا ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تبلیغ کے مختلف ذرائع کھولے ہیں اور نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔

- Guinea Basao سے لکھتے ہیں کہ ایک لوکل غیر احمدی امام صاحب نے جلسہ سالانہ یوکے کی کاروائی دیکھی اور جو جھوٹے اعتراضات جیسے کہ احمدی قرآن وحدیث کو نہیں مانتے وغیرہ کا جواب مل گیا۔ کہتے ہیں کہ حضور کی تو ساری تقاریر میں قرآن اور حدیث سے ہی باتیں تھیں۔ حقیقت کھل جانے کے بعد امام صاحب نے بیعت کر لی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مخالفوں کو بلا سوچے سمجھے مخالفت نہیں کرنی چاہئے، پہلے احمدیت کا مطالعہ کریں اور پھر اعتراض ہوں تو وہ بیان کریں۔ اسی طریق کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دعوت دی تھی۔

- Burundi میں بھی جماعت کی بہت مخالفت ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے جماعت کی مسجد بند کروانے کی کوشش کی گئی۔ وہاں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں حیاتِ مسیح پر مناظرہ ہوا جب وہ احمدیوں کے دلائل کا جواب نہیں دے پائے تو شور مچانا شروع کر دیا۔ ایک عیسائی جو وہاں موجود تھا کہنے لگا کہ جو بات احمدی پیش کرتے ہیں اس کی سمجھ آتی ہے۔ اس کے بعد انہی مولویوں میں آپس میں جھگڑا ہو گیا اور گورنمنٹ نے انہی کی مسجد کو ۳ ماہ کے لئے بند کر دیا۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کے توہین قرآن کے واقعات یورپ وغیرہ میں ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب قرآن کی صحیح تعلیم ان کو معلوم ہوتی ہے تو انہیں پسند آتی ہے اور آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو قرآن کی صحیح تعلیمات پیش کر رہی ہے۔ ایک جرمن خاتون، ہماری ایک قرآن کی نمائش پر تشریف لائیں۔ مختلف مضامین پر مبنی پوسٹرز کو غور سے پڑھنے کے بعد کہتیں کہ آپ نے تو اسلام کو بہت آسان کر دیا ہے اور اب اسلام کی مخالفت کی کوئی وجہ نہیں۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر محترمہ امۃ الہادی صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مکرم ثاقب کامران صاحب، واقف زندگی ونائب وکیل سمعی وبصری، ان کے بیٹے عزیزم آرب کامران اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر

محمد اسحاق داؤد صاحب آف یینن کی وفات پر ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا

اور بعد از نماز جمعہ ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اگست 2023ء

عہدیداران کے فرائض اور ذمہ داریاں
ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ دعا کر کے اپنے میں سے بہترین لوگ منتخب کریں۔

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/ اگست 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

(سورۃ النساء 59:4)

یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو۔

آج کے خطبہ جمعہ میں حضورِ انور نے فرمایا کہ عہدہ بھی ایک امانت ہے اور جماعتی نظام میں ہر سطح پر عہدیداروں کے لئے انتخاب ہوتے ہیں، تو تمہارے پاس جو امانت ہے اس کا صحیح حق ادا کرنا چاہیے، رشتہ داری یا ذاتی تعلق کا خیال نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ اُسے منتخب کریں جو اس عہدہ کے لئے سب سے زیادہ اہل ہو۔

جسے خدمت کا موقع دیا جائے خدا تعالیٰ اس کا مدگار ہوتا ہے لیکن جو خواہش کر کے کوئی عہدہ طلب کرے پھر اسے خدائی مدد حاصل نہیں ہوتی، پس عہدہ کی خواہش یا کسی کام کا نگران بننے کی خواہش پسندیدہ نہیں، دعا کے بعد جو اہل ترین لوگ ہیں انہیں خدمت کے لئے منتخب کرو۔ دعا کے بعد انصاف کے ساتھ اپنے میں سے بہترین شخص کی خلیفۂ وقت کو سفارش پیش کرو۔ اگر ہم انصاف کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی کریں گے تبھی ہم جماعت کی ترقیات میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔

پھر حضورِ انور نے عہدیداروں کے لئے بعض ہدایات ارشاد فرمائیں۔ یہ بات ناقابلِ برداشت ہے کہ جن کو عہدیدار بنایا جائے ان میں اکڑ آجائے، اگر خدا تعالیٰ نے خدمت کا کام دیا ہے تو عاجزی اختیار کریں، افسر شاہی نہیں ہونی چاہیے۔ ذمہ داری کو اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ لوگوں اور خلیفہ وقت کے اعتماد کو قائم رکھنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ جب عہدیدار بہترین مثال قائم کرینگے تو لوگوں کا تعاون بھی حاصل ہوگا۔ عمل نصیحت کے مطابق ہونا چاہیے، اور ہر لحہ اور ہر قدم پر فکر ہوگی تو تبھی ہم اپنی ذمہ داری کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

ہر عہدیدار کو اپنے کام میں بہتری کے لئے روزانہ دو نوافل ادا کرنے چاہئیں۔ اپنے خاص نمونے قائم کریں گے تبھی جماعتی ترقی صحیح رنگ میں ہوگی۔ ذیلی تنظیموں میں بھی ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر انتخاب کرنے والے انصاف سے حق ادا نہیں کر رہے تو پھر شکایت بھی نہیں ہونی چاہیے۔ ہر عہدیدار کو یہ یاد رکھنا چاہیے کے قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے، ہر عہدیدار کا لوگوں سے ذاتی تعلق ہونا چاہیے۔ پس ہم میں سے ہر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش کر رہا ہے، یہی سوچ نظامِ جماعت کو ایک خوبصورت نظام بنا سکتی ہے اور یہی ہمیں خدا کے قریب کرنے والی ہے، اور اس میں کوتاہی ہمیں خدا سے دور کرنے کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اس میں کوتاہی جنت کو دور کرنے والی بن جاتی ہے۔

عہدیدار اپنے علاقوں میں خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ نگران ہوتے ہیں اگر وہ اپنا کام صحیح سے نہیں کر رہے تو وہ خلیفۂ وقت کو بھی گنہگار ٹھہرا رہے ہوں گے، اللہ کرے کہ خلافتِ احمدیہ کو ہمیشہ ایسے سلطانِ نصیر عطا ہوں جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں، نہ یہ کہ صرف عہدہ لینے کیلئے عہدے سنبھالے ہوں۔ جو وسائل ہمارے پاس ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کا بہترین حل نکالنا چاہیے۔

جماعتی سطح پر بھی اور ذیلی سطح پر بھی شعبہ تربیت کو بہت فعال کرنے کی ضرورت

ہے،اس سے رشتہ ناطہ اور دیگر کئی عہدوں کے مسائل بھی حل ہوجائیں گے۔ ہمارا عہد دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا صرف عہد ہی نہ ہو بلکہ اس پر عمل بھی ہونا چاہیے تبھی ہم دجال کے حملوں کا مقابلہ کرنے والے ہوسکیں گے۔

پھر حضورِانور نے دیگر عہدوں کی مزید وضاحت بیان فرمائی۔بعض عہدیداروں کی سستی کی وجہ سے پھر جماعت کے لوگوں میں بدظنی بھی پیدا ہوسکتی ہے،ان کا یہ عمل فردِ جماعت اور خلیفۂ وقت میں دوری پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہوتا ہے، انہیں خوف کرنا چاہیے کہ وہ نہ صرف اپنی امانتوں میں خیانت کر رہے ہوتے ہیں بلکہ خدا کی ناراضگی کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں۔لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔

ہر عہدیدار کو آنحضرت ﷺ کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہیے کہ: آسانی پیدا کرنا مشکل نہ پیدا کرنا، محبت اور خوشی پھیلانا، نفرت نہ پہنچنے دینا۔حتی الوسع لوگوں کے ایمانوں میں مضبوطی قائم کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد میں بھی تقویٰ سے کام لینے کی ضرورت ہے۔تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش ہونی چاہیے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اگست 2023ء

توبہ و استغفار کی حقیقت

استغفار اور توبہ کا تبھی فائدہ ہے جب بنیادی احکامات کو بھی سامنے رکھ کر صحیح پیروی کی جائے

نمازوں کی ادائیگی میں بھی باقاعدگی ہو، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بھی صحیح ادائیگی ہو

سیّدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25/اگست 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اور استغفار قبول کرنے والا ہے بشرطیکہ وہ سچی توبہ اور استغفار ہو۔صرف منہ سے الفاظ ہی نہ ادا رہے ہوں۔قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے کہ ان کو مال و اولاد دیا جاتا ہے، عذابِ الٰہی سے بچایا جاتا ہے اور وہ اللہ کی رحمت کو جذب کرنے والے ہوتے ہیں۔

لیکن شرط یہی ہے کہ حقیقی استغفار ہو۔ ایک حدیث میں ذکر ہے: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو گناہ کے محرکات اس شخص کو بدی کی طرف راغب نہیں کرسکتے۔ اور بدی کے نتائج سے اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ (سورۃ البقرہ 2:223) کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ توبہ کی علامت کیا ہے۔تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ندامت اور پشیمانی توبہ کی علامت ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ حقیقی توبہ کی شرائط بیان فرمائیں ہیں۔ پہلی شرط یہ بیان فرمائی کہ خیالاتِ فاسدہ اور تصوراتِ بد کو چھوڑ دے۔ یہ بہت بڑا جہاد ہے جو انسان کو کرنا چاہیے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ حقیقی ندامت اور پشیمانی ظاہر کرے۔ یہ حقیقی پشیمانی ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے اوپر کی حدیث میں ذکر فرمایا ہے۔ اور تیسری شرط یہ ہے کہ پکا ارادہ کرے کہ ان برائیوں کے قریب بھی نہیں جائے گا۔ بلکہ اخلاقِ حسنہ اور پاکیزہ افعال اس کی جگہ لے لیں گے۔

یہ ہے حقیقی توبہ۔ یہ وہ حالت ہے کہ جب حاصل ہوجائے تو خدا تعالیٰ ایسے

بندوں سے محبت کرتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ہمیں بار بار استغفار اور توبہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انسان غلطیاں اور گناہ کرتا ہے۔ اس لئے ہر وقت توبہ و استغفار کے ذریعہ ہمیں اپنے دل کو صاف کرتے رہنا چاہئے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ کبھی حقوق اللہ اور حقوق العباد ضائع نہ ہوں۔

توبہ و استغفار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ یہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے، دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کیلئے۔قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے۔صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں کے اٹھانے سے جسمانی قوت بڑھتی ہے۔اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔... ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اس کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے۔ اور کبھی نفسِ امارہ کی بدخواہشیں اس پر غالب آجائیں۔ پس وہ اپنی کمزوریٔ فطرت کی رو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ و استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک ہونے سے بچائے۔ اس سے بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا توّاب اور غفور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ توبہ و استغفار کی حقیقت سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ آنسہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ، مکرمہ بشریٰ اکرم صاحبہ آف سیالکوٹ، مکرمہ مسرت جہاں صاحبہ آف آسٹریلیا اور مکرم ناصر احمد قریشی صاحب جو سابق سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کے شوہر تھے، کی وفات پر ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

(بشکریہ شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا)

*****

دعا کی ضرورت

”دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہوجاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالےٰ کا منشا نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے اور نرے اسباب پر گر رہنا اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔“

(ملفوظات جلد 7۔صفحہ 192، ایڈیشن 1984ء)

نواب بہادر یار جنگ کے نعتیہ اشعار

اے کہ ترے وجود پر خالقِ دو جہاں کو ناز
اے کہ ترا وجود ہے وجہِ وجودِ کائنات

اے کہ ترا سرِ نیاز ، حدِّ کمالِ بندگی
اے کہ ترا مقامِ عشق قربِ تمام ، عینِ ذات

خوگرِ بندگی جو تھے تیرے طفیل میں ہوئے
مالکِ مصر و کاشغر ، وارثِ دجلہ و فرات

تیرے بیاں سے کھل گئیں، تیرے عمل سے حل ہوئیں
منطقیوں کی اُلجھنیں ، فلسفیوں کی مشکلات

مدحتِ شاہِ دُو سَراؐ ، مجھ سے بیاں ہو کس طرح
تنگ میرے تصورات ، پست میرے تخیلات

قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت

مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پینتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 15 جولائی 2023ء کے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں اس اجلاس کی چوتھی اور آخری تقریر مکرم مولانا صاحب موصوف نے کی۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شعر کے ایک مصرعہ ”قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت“ کو اپنی تقریر کا عنوان بنایا ہے۔ آپ نے قرآن کریم، اسوۂ حسنہ، سیرت صحابہ رضوان اللہ اجمعین، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کیا۔ آپ کی تقریر کا متن افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

دنیا کے فلاسفر، عقل و تہذیب کے علمبردار خدا اور خدا کے اولیاء کا ٹھٹھا اُڑانے والے کہتے ہیں۔ اے خدا کی خدائی اور اُس کے قدیر و قادر ہونے کے دعوے دارو! ہم کیسے مانیں کہ تمہارا ذوالعجائب خدا سب طاقتوں کا مالک ہے؟

اس سوال کا تفصیلی جواب دینے سے قبل ایک نکتہ ہے جو بے حد ضروری ہے کہ اگر انسان کے اپنے دل میں نُور نہ ہو تو قرآن بھی اُس کو روشنی عطا نہیں کرسکتا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ سراج منیر یعنی آسمان روحانیت کے آفتاب ہیں لیکن اگر آنکھ میں ابوجہل کی مانند نفرت کا سمندر ہو تو محمد مصطفی ﷺ کا نُور علیٰ نُور وجود بھی کسی کو نظر نہیں آسکتا۔ اسی طرح سے اگر عقل پر مادیت کی گرد اٹی ہو تو ہمارے نصیب میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے نہیں ہوسکتے۔ قدیر خدا کی طاقتوں کا اندازہ مقصود ہے تو آنکھوں پر سے دنیا پرستی کے دبیز پردے ہٹانا ہوں گے، پھر خدا کی قدرت خود ہماری آنکھوں تک پہنچ کر ہمارے لئے سکون، راحت و اطمینان کا سامان کردے گی۔ اسی بات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس شعر میں بیان فرمایا ہے کہ:

قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اِس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

سامعین کرام! الٰہی قدرتیں ذات باری تعالیٰ کے وجود کا کیسے کیسے ثبوت دیتی ہیں یہی میری آج کی تقریر کا عنوان ہیں۔

سامعین کرام! پھر خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ عام اشیاء سے مختلف ہوا کرتا ہے۔ خدا اپنی قدرت نمائی، اپنی یکتا صفات، اپنے بے مثال معجزات اور عظیم الشان کرامات کے ساتھ کرتا ہے۔ آیئے ذرا تاریخ انسانیت کی ورق گردانی کریں اور دیکھیں کہ خدا نے کس کس انداز میں انسان کو اپنی قُدرت سے اپنی ذات کا ثبوت دیا ہے۔

اسی طرح جب جب خدا کے انبیاء، خدا کے خلفاء دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تب تب خدا کی قدرتِ خاصہ ظہور پکڑتی ہے۔ اُس وقت جب دین بے چارہ اور غریب ہوتا ہے، اُس وقت جب دنیا توحید کو چھوڑ چکی ہوتی ہے۔ اُس وقت جب دنیا کی آنکھیں دولت کی چکا چوند سے خیرہ ہو چکتی ہیں۔ تو وہ خدا اپنی قدرت کے جلوے کبھی تو اپنی صفتِ ربوبیت سے دکھاتا ہے، تو کبھی اُس کی صفتِ رحمانیت اُس کے وجود کی خبر دیتی ہے۔ پھر کبھی اُس کی صفتِ رحیمیت اُس یگانہ خدا کی نشاندہی کرتی ہے اور کبھی اُس کی صفتِ مالکیت بام عروج پر نظارے دکھانے لگتی ہے۔ کبھی خدا کا جلالی چہرہ ظاہر ہوتا ہے تو کبھی اُس کے جمال پر خدا کے بندے وارے وارے جاتے ہیں۔ کبھی وہ قہار بن کر دنیا کو اپنا وجود منواتا ہے اور کبھی اُس کے انعاموں کی بارش کی قوس قزح سعید دلوں کو اپنے حُسن سے فریفتہ کرتی نظر آتی ہے۔

سامعین کرام! نوحؑ کا زمانہ ہے۔ خدا کا بندہ نوحؑ اپنی قوم کو تبشیر و انذار کرتا ہے، قوم صاف انکار کرتی ہے تو خدا سے خبر پا کر نوحؑ اُنہیں خدا کے ساتھ بے وفائی کی صورت میں ایک تباہ کن طوفان سے ڈراتا ہے، خدائے قدیر نوحؑ کو ایک کشتی تیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ قوم ان کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہوئے کہتی ہے کہ طوفان اور وہ بھی ہمارے پہاڑی علاقے میں؟ ناممکن! اور اگر آ بھی گیا تو یہ تمہاری لکڑی کی معمولی کشتی ہمیں تو کیا بچائے گی خود تمہیں بھی نہیں بچا پائے گی۔ نوحؑ کا اپنا بیٹا کہتا ہے اے باپ تیری تو عقل ماری گئی ہے! اگر طوفان آیا تو میں تو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر بچ جاؤں گا جبکہ تیری یہ کشتی تنکوں کی طرح بہہ جائے گی۔ تیری کشتی تجھے مبارک! میں تو تیری کشتی کا سواری نہیں ہوں۔ اس کے برعکس کچھ غریب اور بے کس لوگ نوحؑ پر ایمان لاتے ہوئے کامل وفا کے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ جب زمین کے سوتے جوش سے ابل اُبل پڑتے اور طوفانی بادل تھمنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ علاقے کے بلند ترین پہاڑوں کی چوٹیاں طوفان کے سامنے چاروں شانے چت ہو جاتی ہیں۔ تو خدا کی قدرت دیکھئے کہ خدا کے وفادار بندوں کے لئے یہی لکڑی کی معمولی کشتی ذریعہ نجات بن جاتی ہے لیکن ٹھٹھا کرنے والوں کو کوئی بچانے والا نہیں

ملتا اور اُن کا نام و نشان مٹا دیا جاتا ہے۔

پھر زمانے میں خدائی قدرت کا ایک دعویدار نمرود ہو گزرا ہے، اس نے خدا کے ایک بہت ہی پیارے بندے ابراہیمؑ کو ہر طرح سے دکھ دیا اور آخر کار ایک آگ کا آلاؤ تیار کیا لیکن خدائے قدیر نے آگ کو حکم دیا

یَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

(سورۃ الانبیاء 70:21)

کہ اے آتش نمرود! تو ہمارے ابراہیمؑ کے لئے نہ صرف ٹھنڈی ہو جا بلکہ سلامتی کا باعث بن جا۔

پھر تاریخ عالم کا ایک اور ورق اُلٹتے ہیں۔ اپنے زمانے میں فرعون، موت و حیات بلکہ تمام خدائی صفات کا دعویدار تھا۔ ہر ظلم اُس کے لئے جائز اور اُس کے ہونٹوں سے نکلنے والا ہر ہر لفظ اُس کے ملک کا قانون تھا۔ لیکن دیکھو خدا اپنی قُدرت کا اظہار کیسے کرتا ہے۔ ایک شیر خوار بچہ ایک بے چارہ اور بے سہارا حالت میں پانی میں بہتا ہوا اُس کے عظیم الشان محل میں پہنچتا ہے۔ دنیا کی نظر میں تو وہ فرعون سب طاقتوں کا مالک تھا لیکن درحقیقت وہ تو خود اس قدر بے چارہ ہو جاتا ہے کہ باوجود سب طاقتوں اور سب دولتوں کے، ایک شیر خوار بچے کو اس کی فطرت کے مطابق دودھ تک مہیا نہیں کر پاتا۔ لیکن وہ بچہ یعنی موسیٰ خدا کو بہت پیارا تھا وہ تو الٰہی غیرت کی علامت تھا۔ اُس بچے کے دودھ کا انتظام اور پرورش کے سامان خدا اُسی فرعون سے کرواتا ہے۔ چونکہ خدا کی قدرت اس بے سرو سامان اور کمزور بچہ کی قدم قدم کی ساتھی ہوجاتی ہے اور لحہ بہ لحہ اُس کے لئے اپنی چہرہ نمائی کرتی ہے، پھر قدرت ایزدی ساحروں کے جادو کو پاش پاش کر کے ساحروں کو توفیق ایمان بخشتی ہے۔ فرعون غصہ، تکبر اور غرور کے ساتھ، موسیٰ کے کمزور، نہتے اور پیدل چلنے والے ساتھیوں کے تعاقب میں اُس وقت کے جدید ساز و سامان کے ساتھ لیس ہو کر اُنہیں سزا دینے کی نیت سے بڑھتا ہے، لیکن خائب و خاسر فرعون آمنت برب موسی وھارون کے اقرار کے باوجود حقیقی نجات سے محروم رہ جاتا ہے۔ فرعون کے نصیب میں ایمان نہیں تھا اس لئے اسی کے محل میں جوان ہونے والا بچہ اس فرعون کی غرقابی کا سامان بن جاتا ہے یہ اس قدیر خدا کی چہرہ نمائی نہیں تو اور کیا ہے؟

سامعین کرام! رسول اللہ ﷺ کے وقتِ پیدائش کے قریب، طاقت کے نشہ میں چُور ابرہہ خدائے قادر و قدیر کے گھر پر حملہ آور ہوتا ہے تو خدا، حقیر، کمزور اور بے حقیقت پرندوں کے ساتھ اُس کے اور اُس کے لشکر کے ٹکڑے اُڑا دیتا ہے۔

سامعین کرام جب دنیا کی نظر میں خدا کی محبت کا دعویٰ کرنے والے، غریب، بے کس اور بے سہارا ہوتے ہیں۔ جب خدا کے نبی سر سے پاؤں تک لہو لہان کر دئے جاتے ہیں، جب خدا کے پیاروں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے محبت کے جرم میں تپتی ریتوں اور پتھریلی زمینوں پر گھسیٹا جاتا ہے، جب دہکتے کوئلوں پر اُنہیں کمر کے بل لٹا دیا جاتا ہے اور اُن کے بدن کی چربی پگھل پگھل کر انگاروں کی پیاس بجھانے لگتی ہے، جب اُنہیں دو مخالف سمت میں دوڑنے والے اُونٹوں کے درمیان باندھ کر چیر دیا جاتا ہے۔ اُس وقت خدا اپنی قدرت نمائی کرتا ہے اور طاقت کے ان خداؤں کو منہ کے بل گرا دیتا ہے۔ دُشمن کی کثرت تعداد، اُن کا مال و دولت اور اُن کا ساز و سامان اُن کے کسی کام نہیں آتے، اور آخر کار وہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کی تلوار سے کٹ کٹ کر گرنے لگ جاتے ہیں۔

آیئے اب حیات محمد مصطفی ﷺ یعنی تاریخ عالم کے اہم ترین باب میں الٰہی قدرت کے چند ناقابل تردید ثبوتوں پر قدرے تفصیل سے نظر ڈالتے ہیں۔

یہودی تاجروں کے اُکسانے پر کسریٰ، شاہ ایران نے یمن کے گورنر کو رسول اللہ ﷺ کو قید کر کے پیش کرنے کا حکم دیا۔

گورنر یمن کے سپاہی رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور گورنر کا حکم پہنچا کر ساتھ چلنے کو کہا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے جواب کا انتظار کرو، تیسرے روز رسول کریم ﷺ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا:

”اپنے گورنر سے جا کر کہہ دو کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو مار دیا ہے۔“

انہوں نے کہا۔ ”خود پر اور اپنی قوم پر رحم کیجئے اور ہمارے ساتھ چلیے!“ آپ نے فرمایا: ”جو جواب دیا گیا ہے جا کر گورنر کو بتا دو۔“ بادشاہ نے سنا تو کہا، ”یہ شخص یا تو دیوانہ ہے یا واقعی خدا کا نبی ہے۔ چند روز انتظار کر دیکھتے ہیں، سچ اور جھوٹ کھل جائے گا۔“

چند روز بعد ایک جہاز لنگر انداز ہوا ایک سفیر، یمن کے گورنر کے نام شاہی خط لایا۔ نئے بادشاہ کی مہر دیکھی تو گورنر نے درباریوں سے کہا عربی نبی کی بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ وہ شاہی خط کسریٰ کے بیٹے کی طرف سے تھا جس میں لکھا تھا کہ میرا باپ ایک ظالم اور سفاک انسان تھا۔ فلاں رات کو میں نے اِسے مار دیا ہے۔ عربی نبی کی گرفتاری کا اُسکا فیصلہ بھی ظالمانہ تھا اس لئے اسے منسوخ کیا جاتا ہے۔ تو سامعین کرام! یہ ہے شدید القویٰ خدا کی قدرت کا عظیم الشان نظارہ۔

(ماخوذ از سیر روحانی۔ جلد دوم، صفحہ 47۔49)

سامعین کرام! حیات نبویؐ کا تو لحہ لحہ اپنے خالق کی قدرتوں کے نظاروں سے نُور علیٰ نُور ہے لیکن ذاتِ باری کی قدرت نُمائی کے لئے تو صرف جنگ بدر کے حالات ہی کافی ہیں۔

صرف 313 نہتے مسلمان، کفار کا ایک ہزار کا لشکر، جن کے پاس سات سو اونٹ اور تین سو گھوڑے تھے۔ نیزے، تلواریں اور ہتھیار تو تھے ہی بے شمار۔ جب کہ مسلمان تعداد میں بہت کم، اسلحہ کیا تھا؟ چند لکڑی کی تلواریں، گنتی کی چند زرہیں، صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ! ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین آدمی باری باری سوار ہوتے۔ نہ سامان تھا، نہ کھانے پینے کے اسباب کی فراوانی، خود نبی کریم ﷺ اس بے سروسامانی کو دیکھ کر

آبدیدہ ہوگئے۔اور اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دعا کی کہ:

''اے باری تعالیٰ! یہ لوگ برہنہ پا ہیں،
انہیں سواری دے! ، اے اللہ ! یہ لوگ ننگے
بدن ہیں،انہیں لباس عطا کر! ،اے اللہ! یہ لوگ
خالی پیٹ ہیں انہیں سیر کر! خدا کی قدرت نمائی
دیکھئے واپسی پر ہر ایک کے پاس ایک یا دو سواریاں
تھیں، یعنی کپڑے بھی پائے اور سیر بھی ہوئے''۔

(طبقات ابن سعد: 1/259)

خالق حقیقی کی ایک اور قدرت نمائی دیکھئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ساتھ لے کر مشرکین کی قتل گاہیں دکھانے کی غرض سے میدان بدر پہنچے، ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور نام بنام بتلاتے کہ ''ان شاءاللہ صبح یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی اور یہ فلاں کی''، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کوئی ایک بھی شخص بال برابر بھی رسول کریم ﷺ کے نشان زدہ مقام سے ادھر اُدھر نہ گرا۔

پھر جس کنویں میں مشرک سرداروں کی لاشیں پھینکی گئیں اُس کے کنارے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم نے تو اپنے خدا کے وعدوں کو سچا پالیا، یا عتبہ، یا شیبہ، یاابا جہل کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو سچ پایا؟.....

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ بے جان لاشیں آپ کی باتیں سن رہی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میرے جان ہے، تم میرے کلام کو ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب دے نہیں پا رہے۔

سامعین! حیات نبویؐ میں قدرت نمائی کی یہ داستان تو بہت طویل ہے۔لیکن شاید کوئی کہے کہ یہ تو قصہ پارینہ ہے۔نامعلوم تمہارے خدا کی ماضی کی قدرت نمائی کے یہ قصے محض کہانیاں ہوں۔

تو آیئے سامعین کرام! اب دورِ حاضر میں بھی اس قادر و قدیر کی قدرتِ نمائی کا کچھ تذکرہ کر لیتے ہیں۔

اس دور میں خدا اپنی قدرت کا جلوہ قادیان جیسی گمنام بستی سے دکھاتا ہے۔مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

مَیں تھا غریب و بیکس و گم نام بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کِدھر
لوگوں کی اِس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اسی گمنام بستی سے خدائے قادر و قیوم کی آواز اُٹھی ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' آغاز میں یہ آواز ایک خدائی اذن سے بویا گیا چھوٹا سا بیج تھا جو آج بڑھتے بڑھتے عالمگیر شجرۂ طیبہ بن کر 213 ملکوں پر سایہ فگن ہو چکا ہے۔پھر خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ

''ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی''

(الوصیت۔روحانی خزائن، جلد 20 ،صفحہ 409)

صرف 132سال پہلے جلسہ سالانہ کا تصور کیجئے جس میں صرف 75 شاملین تھے۔لیکن آج یہ روحانی مائدہ ملکوں ملکوں لاکھوں کی روحانی اور مادی خوراک کا سامان کر رہا ہے۔کیا آج ہم سب شاملین جلسہ ، خدا تعالیٰ کی اس قدرت نمائی کے گواہ نہیں ہیں؟ آج دنیا کی کون سی قوم ہے جس نے اس چشمہ سے پانی نہیں پیا۔

رسول اللہ ﷺ کی مانند اُن کے غلام مسیح الزمان کی زندگی کا بھی ہر ہر لحہ الٰہی قدرت کے جلووں سے معمور ہے۔آیئے !ایسے کچھ لمحات کو یاد کر کے لطف اندوز ہوں۔

1889ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، لدھیانہ تشریف لے گئے تو ایک مولوی نے بڑے جوش سے تقریر کی کہ جو بھی مرزا غلام احمد کو قتل کرے گا، سیدھا جنت میں جائے گا۔ایک دیہاتی حصول جنت کی غرض سے قادیان پہنچا۔حضور کو خطاب فرماتے دیکھا تو موقع کے انتظار میں تقریر سننے لگ گیا۔لفظ لفظ سے الٰہی قدرتوں کے اظہار سے دل کا زنگ دُھلنے لگا۔وہ جو قتل کرنے نکلا تھا بڑھ کر مسیح پاک کا ہاتھ تھام لیا اور شرف بیعت پا گیا۔کیا یہ خدا کی قدرت کا اظہار نہ تھا۔

ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے: حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ و السلام کے خلاف کرم دین کے طویل مقدمہ میں آریوں نے ہندو مجسٹریٹ چندو لال کو خوب بھڑکایا کہ یہ شخص ہمارا سخت دشمن اور ہمارے لیڈر لیکھرام کا قاتل۔اب قوم کی نظریں آپ پر ہیں۔یہ آپ کے ہاتھ میں شکار ہے اس شکار کو ہاتھ سے جانے دیا تو قوم کبھی معاف نہیں کرے گی۔مجسٹریٹ نے کہا کہ ضمانت مسترد کر کے نعوذ باللہ حضور کو قید کروادوں گا۔

شکار کا لفظ سنا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام لیٹے ہوئے تھے۔یک لخت اُٹھ کر بیٹھ گئے، آنکھیں چمک اُٹھیں اور چہرہ سُرخ ہوگیا، آپؑ نے فرمایا:

''میں اُس کا شکار ہوں! میں شکار نہیں ہوں۔ میں شیر ہوں، اور شیر بھی خدا کا شیر۔وہ بھلا کیسے خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے؟ ایسا کر کے تو دیکھے''۔

(سیرت المہدی، مرتبہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، روایت 107)

اب اُس قادر و توانا خدا کا سلوک سنیئے۔مجسٹریٹ جس نے سوچا تھا کہ خدا کے مسیح کو قید کروائے گا، وہ پیشی ملتوی ہوئی، گورداسپور سے اس کا تبادلہ ہوا۔اور نامعلوم وجہ سے تنزل بھی ہوا۔یوں جو کہتا تھا کہ خدا کا مسیح اُس کا شکار ہے خود اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی تلوار کا شکار ہوگیا۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

سامعین! اسی ضمن میں ایک اور دلچسپ واقعہ سنئے: بٹالہ کے عیسائیوں نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چیلنج کیا کہ اگر آپ واقعی خدا کی طرف سے ہیں تو ہم بند لفافے میں ایک تحریر میز پر رکھ دیتے ہیں۔ آپ روحانی طاقت سے اس تحریر کا مضمون بتادیں۔ اُن کا خیال ہوگا کہ ایسے عجیب وغریب چیلنج کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جائے گا۔ اور ہمیں مخالف پراپیگنڈہ کا موقع مل جائے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا توکل دیکھئے، فرمایا:

’’میں چیلنج کو قبول کرتا ہوں اور اس مقابلہ کے لیے تیار ہوں کہ دعا اور روحانی قوت کے ذریعہ بند خط کا مضمون بتادوں مگر شرط یہ ہے کہ پھر آپ لوگوں کو مسلمان ہونا ہوگا‘‘۔

(اصحابِ احمد۔ جلد چہارم، صفحہ 104)

ان الفاظ کا ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ بالکل خاموش ہو گئے اور سامنے آنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔

سامعین کرام! خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ایک اور رنگ دیکھتے ہیں۔ ہندوستان میں طاعون زوروں پر ہے، شہروں کے شہر خالی ہو رہے ہیں، انگریز حکومت طاعون کے حفاظتی ٹیکے کا انتظام کرتی ہے۔ خدا سے خبر پا کر، طاعون پھوٹنے سے بہت پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشگوئی فرماتے ہیں کہ خدا کی قدرت اور منجانب اللہ ہونے کے نشان کے طور پر اس ملک میں طاعون پھیلے گی۔ لیکن میری جماعت مقابلتاً طاعون سے محفوظ رہے گی کیونکہ خدا کا وعدہ ہے ’’اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ‘‘ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔

(الحکم۔ جلد 6، نمبر 16، مورخہ 30/اپریل 1902ء، صفحہ 7)

پس نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود محفوظ رہے بلکہ آپ کے سچے پیروکار بھی اس مہلک بیماری سے ٹیکا لگوائے بغیر اللہ کی حفاظت میں رہے۔ لوگ استہزا کرتے رہے لیکن دارِ مسیح کا ایک چوہا بھی طاعون سے نہ مرا۔

سامعین کرام! شاید کوئی یہ خیال کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں بھی تو سو، سوا سو سال پرانی ہیں ہاں اگر آج کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کرو: تو آیئے! قریب دنوں کی بات بھی کر لیتے ہیں۔

سامعین کرام! آج خلافتِ احمدیہ خود خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ مصرع (قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت) میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محاورہ کی روشنی میں لفظ قدرت کو لفظ خلافت کا متبادل قرار دیا جائے تو اس کے ایک معنی خلافت ہوں گے یعنی خلافت خدا تعالیٰ کی ایک ایسی قدرت ہے جس سے خدا تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا اور خدا کی چہرہ نمائی ہوتی ہے۔ خلافت کی 115 سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ کوئی سورج طلوع نہیں ہوتا جب تک خلافت کے ذریعہ غیر معمولی الٰہی قدرتیں جلوہ گر نہ ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ 8 ستمبر 1950ء میں فرمایا۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے لئے قدرتِ ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرتِ ثانیہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرتِ ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرتِ ثالثہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرتِ رابعہ بھی ہے۔

پھر فرمایا:

قدرتِ اولیٰ کے بعد قدرتِ ثانیہ ظاہر ہوئی... قدرتِ ثانیہ کے بعد قدرتِ ثالثہ آئے گی۔ اور قدرتِ ثالثہ کے بعد قدرتِ رابعہ آئے گی۔ اور قدرتِ رابعہ کے بعد قدرتِ خامسہ آئے گی۔ اور قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 8 ستمبر 1950ء، صفحہ 6، کالم 4)

خلافت خدا کی قدرتوں کی جلوہ نما ہے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’یہ دور... ان شاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔... میں یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دور کو اپنی حدِّ انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ دیکھئے! خلافت کے ذریعہ کیسے الٰہی قدرت اور ذاتِ باری کا ثبوت ہے، صرف دو واقعات پیش ہیں:

کونگو کنشاسا کے ایک قیدی نے مشن ہاؤس پہنچ کر مربی صاحب سے بیعت کی خواہش کی۔ سوال ہوا کہ بیعت کی تحریک کیسے ہوئی۔ کہا میں اسی جیل کا قیدی تھا جس میں چند روز قبل آپ نے ایک پروگرام کیا تھا۔ جرم میرے ایک ساتھی کا تھا لیکن جیل کی سزا مجھے ملی۔ دوران پروگرام آپ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور دعا کی حکمت بتائی، اور دعا بھی کرائی۔ میں نے بھی دعا کی کہ اے اللہ! تُو جانتا ہے کہ مَیں بے قصور ہوں۔ اگر تُو دعائیں سنتا ہے، اگر یہ لوگ سچے ہیں تو تُو میری مدد کر اور مجھے قید سے رہائی دلوا دے۔ دل میں سوچا، اگر یہ جماعت سچی ہے تو خدا تعالیٰ میرے دعا ضرور قبول کرے گا، اور غیب سے رہائی کے سامان فرمائے گا۔

(بقیہ صفحہ 38)

صحابہ رسول ﷺ کے توحید کے اعلیٰ معیار

مکرم پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پینتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 15؍جولائی 2023ء کے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نے کی۔ آپ نے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے توحید کے اعلیٰ معیار کے نہایت ایمان افروز اور دلگداز واقعات بیان فرمائے۔

یہ مبسوط، جامع، علمی، تاریخی اور پرمغز خطاب افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بیابان میں توحید کا جو پودا لگایا تھا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے پروان چڑھایا یہ ایک عظیم الشان داستان ہے جو 1400 سال پہلے لکھی گئی اور آج بھی تروتازہ ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب توحید دنیا سے گم ہو چکی تھی یعنی خدائے واحد تو تھا مگر اس کی وحدانیت کی گواہی دینے والا کوئی نہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توحید اپنے صحابہ کو سکھائی وہ صرف لفظی اور زبانی توحید نہیں تھی قیام توحید کی وہ تاریخ دل کے خون اور روح کے قلم سے لکھی گئی اور سینوں سے ابل کر باہر آتی تھی۔ صحابہ نے اس توحید کو اعلیٰ ترین معیاروں اور تمام تقاضوں کے مطابق قائم کیا۔ جس کی کوئی نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔

قربانیوں کا خلاصہ

اس توحید کا پہلا اظہار صحابہ کرام کی ان قربانیوں سے ہوتا ہے جو انہوں نے اپنے ایمان باللہ کی خاطر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو جن المناک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، ان کے چند نمایاں ابواب یہ ہیں۔

خدا کے نام پر جانیں لی گئیں، تیروں اور تلواروں سے سرقلم کیے گئے، انہیں صلیب دے کر شہید کیا گیا، جلتے انگاروں پر لٹایا گیا، الٹا لٹکا کر نیچے آگ جلا دی گئی۔ لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا، بھوک اور پیاس میں مبتلا رکھا گیا۔ عین دوپہر کے وقت گرم پتھروں پر گھسیٹا گیا، زدوکوب کیا گیا اور مار مار کر لہولہان کر دیا گیا، جوتیوں سے اتنا مارا گیا کہ پہچانے نہ جاتے تھے۔ شیر خوار بچوں کو دودھ سے محروم رکھا گیا۔ مسلمان ماؤں سے ان کے چھوٹے بچے جدا کر دیئے گئے، قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں، سوشل بائیکاٹ کیا گیا، ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے گئے، کافر شوہروں نے مسلمان بیویوں کو طلاق دے دی۔ وطن سے بے وطن کیا گیا، مسلمانوں کی محنتوں کا معاوضہ ضبط کر لیا گیا، مقدس حاملہ عورتوں کے حمل گرائے گئے، نام بگاڑے گئے، عبادت گاہیں گرا دی گئیں، خدائے واحد کی عبادت کرنے سے روکا گیا غرضیکہ ہر روز نئے ستم ایجاد کئے گئے۔ ہر رات نئے ظلم تراشے گئے۔ صبح و شام کو مصائب و آلام کی چکیوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ زندگی کی ہر گھڑی موت کا الارم سناتی تھی، ہر سانس زہر ہلاہل تھا۔ مگر زبان پر صرف توحید باری تعالیٰ کا نعرہ تھا۔

توحید کی خاطر قربانی دینے والوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صاحب وجاہت بھی تھے اور آل یاسر جیسے کمزور گھرانے بھی تھے جن کی زندگی موت سے بدتر بنادی گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک معزز فرد تھے۔ اسلام لائے تو انہوں نے قریش کو بھی دعوت اسلام دی مگر یہ سنتے ہی مشرکین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے اور ان کو گرا کر بہت مارا۔ بدبخت عتبہ بن ربیعہ نے اپنے مضبوط جوتے سے ان کے چہرے پر اتنا مارا کہ پہچانے نہ جاتے تھے اور دشمن قریب المرگ سمجھ کر چھوڑ گئے۔ لیکن دن کے آخری حصہ میں جب انہیں ہوش آیا تو ان کے منہ سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے اور پھر والدہ کی منت کر کے ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی حالت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کو اسلام کی دعوت دیں اور ان کے لئے دعا بھی کریں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے وہ اسلام لے آئیں۔

(البدایہ والنھایہ از حافظ ابن کثیر۔ طبع اولیٰ 1966ء، مکتبہ معارف بیروت، جلد3، صفحہ 30)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا جری اور بیباک شخص بھی دشمنوں کے شر سے محفوظ نہ رہا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو ایک شخص جمیل بن معمر نے مسجد حرام میں جا کر اعلان کیا کہ عمر بے دین ہو گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہنچے اور کہا یہ جھوٹا ہے میں نے توحید کو قبول کیا ہے۔ یہ سن کر سب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جھپٹ پڑے اور دیر تک ان کو مارتے رہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے تھے: تم جو چاہو کرلو۔ اب تو میں یہ دین نہیں چھوڑ سکتا۔

(ایضاً۔ صفحہ 82)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے ان کو پکڑ کر رسیوں سے باندھ دیا اور کہا کہ تو اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گیا ہے۔ میں تجھے نہیں کھولوں گا جب تک تو اس دین کو چھوڑ نہ دے۔ مگر اس عاشق توحید نے جواب دیا کہ میں کبھی اس دین کو چھوڑ نہیں سکتا۔ حکم بن ابی العاص نے جب دیکھا کہ یہ اپنے دین کے بارہ میں انتہائی سخت ہیں تو ان کو چھوڑ دیا۔

(طبقات ابن سعد۔ دار بیروت، بیروت، 1957ء، جلد 3، صفحہ 55)

حضرت یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کا سارا گھرانہ ظلم کا شکار تھا۔ ایک دفعہ اس سارے گھرانے کو تکلیف دی جارہی تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا: اے آل یاسر! صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے۔

(مستدرک حاکم۔ کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار، مکتبہ النصر الحدیثہ، ریاض، جلد 3، صفحہ 383)

جب دشمن اپنی پوری طاقت کے باوجود اس پاکیزہ گھرانے کے پائے ثبات میں کوئی جنبش پیدا نہ کر سکے تو غصہ سے آگ بگولا ہو کر ابو جہل نے ان کی بیوی حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ یہ اسلام میں توحید کی خاطر عورت کی پہلی شہادت تھی جو اہل ایمان کو سورج چاند کی طرح روشنی دکھاتی رہے گی۔ کیونکہ توحید کا دعویٰ کوئی آسان کام نہیں۔

یہ انجام دیکھنے کے باوجود ان کا خاوند اور بیٹا ایمان پر ثابت قدم رہے۔ تھوڑے دنوں بعد حضرت یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بوجہ ضعیف العمری کے ان شدائد سے جانبر نہ ہو سکے اور انتقال کر گئے۔ ان کے بیٹے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش دوپہر کے وقت انگاروں پر لٹاتے اور پانی میں غوطے دیتے۔ ایک مرتبہ انہیں انگاروں پر لٹایا جارہا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا کی:

یا نار کونی بردا وسلاما علیٰ
عمار کما کنت علیٰ ابراھیم

اے آگ! عمار کے لئے اسی طرح ٹھنڈک اور سلامتی کا موجب بن جا جس طرح ابراہیم کے لئے بنی تھی۔

(طبقات ابن سعد۔ ایجوکیشنل پریس، کراچی، طبع اول 1970ء، جلد 3، صفحہ 353)

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیٹھ پر وہ نشان موت تک باقی رہے۔ مگر ان کے ایمان میں کوئی لغزش نہ آئی۔

(ایضاً۔ صفحہ 246)

ان میں سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کمزور غلام بھی تھے جن کو تپتی ریت پر گھسیٹ کر سینے پر پتھر رکھ کر کہا جاتا تھا کہ خدائے واحد کا انکار کر دو مگر وہ احد احد پکارتے تھے۔ کفار انہیں لڑکوں کے حوالے کر دیتے جو انہیں مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے مگر بلال کے منہ سے احد احد کی صدا بلند ہوتی رہتی تھی۔

(مستدرک حاکم۔ کتاب معرفۃ الصحابہ، مکتبہ النصر الحدیثہ، ریاض، جلد 3، صفحہ 284)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آقا امیہ بن خلف ظلم کی انتہا کر دیتا تھا۔ عین تپتی دوپہر کے وقت ان کو باہر نکالتا ایک بھاری پتھر ان کے سینہ پر رکھتا اور پھر کہتا۔ یہ پتھر نہیں ہٹاؤں گا جب تک تو مر نہ جائے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کر کے لات اور عزیٰ کی عبادت نہ کرنے لگے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے جواب میں احد احد پکارتے رہتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اس حال میں دیکھا تو خرید کر آزاد کر دیا۔

(البدایہ والنہایہ از حافظ ابن کثیر۔ مکتبہ معارف، بیروت، طبع اولیٰ 1966ء، جلد 3، صفحہ 57)

خباب ایک لوہار تھے ان کو انہی کی بھٹی سے انگارے نکال کر ان پر لٹا دیا جاتا تھا ان کی کھال جل جل کر انگاروں کو ٹھنڈا کر دیتی مگر زبان سے دل تک صرف توحید کا اعلان تھا۔

(کنز العمال علاؤ الدین علی متقی۔ مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدر آباد، 1314ھ، جلد 3، کتاب الفضائل، صفحہ 57)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیٹھ دیکھی تو فرمایا میں نے کبھی کسی شخص کی ایسی پیٹھ نہیں دیکھی۔

اس تشدد اور ظلم سے معزز گھرانوں کے مسلمان بھی محفوظ نہ تھے۔ اس لئے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ عرض کیا تھا کہ: یارسول اللہ! جب ہم مشرک تھے تو معزز تھے اور کوئی شخص ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا مگر مسلمان ہو کر ہم کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں۔

(سنن نسائی۔ کتاب الجہاد، باب وجوب الجہاد)

ان لوگوں نے بظاہر دنیا کی ذلت قبول کر لی مگر توحید کا دامن نہیں چھوڑا اور ابد الآباد تک ایک ایسی عزت حاصل کی جس پر کبھی فنا نہیں آئے گی۔

حضرت مسعود بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ بہت سے لوگ ان کو کھینچتے ہوئے لے جا رہے ہیں اور ان کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوئے ہیں۔ ایک عورت ان کے پیچھے غراتی اور گالیاں دیتی ہوئی چلی جارہی تھی۔ یہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں تھی۔

(التاریخ الکبیر از امام بخاری، بیروت، جلد 7، صفحہ 421)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اسلام لائے تو ان کی عمر 8 سال کی تھی۔ ان کا چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر لٹکا دیتا تھا اور نیچے آگ جلا کر ان کی ناک میں دھواں پہنچاتا تھا اور ساتھ کہتا کہ اسلام سے انکار کر دو مگر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: میں کبھی اسلام سے انکار نہیں کروں گا۔

(مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ، باب مناقب الزبیر،

ریاض، جلد 3 ،صفحہ 360)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں اسلام قبول کیا۔ وہاں سے واپسی پر دشمنوں نے پکڑ لیا۔ ان کے ہاتھ ان کی گردن سے باندھ دیئے، ان کے بال کھینچے، زدوکوب کیا اور سخت اذیت دیتے ہوئے گھسیٹ کر مکہ میں لے آئے۔ ظلم وستم کا سلسلہ جاری تھا کہ ایک کافر نے آ کر انہیں نجات دلائی۔

(سیرۃ ابن ھشام، جلد 2، صفحہ 91)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا تو دشمنوں کے مظالم سے بچنے کے لئے ولید بن مغیرہ کی پناہ میں آ گئے۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ دوسرے صحابہ تکالیف برداشت کر رہے ہیں اور میں امن سے پھر رہا ہوں تو انہوں نے ولید بن مغیرہ سے کہا کہ تم اپنی پناہ واپس لے لو اور اس کا اعلان مسجد حرام میں کر دیا گیا۔ اس واقعہ کے تھوڑے دن بعد ایک مشرک نے ان کی آنکھ پر ایسا مکا مارا کہ ڈیلے سے باہر نکل آئی۔ اس پر ولید کہنے لگا کہ کاش تم میری پناہ واپس نہ کرتے تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم اس ایک آنکھ کی بات کرتے ہو میری تو دوسری آنکھ بھی خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے بیتاب ہے۔

(البدایہ والنھایہ از حافظ ابن کثیر۔طبع اولیٰ 1966ء ، مکتبہ المعارف، بیروت، جلد3، صفحہ 92)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانہ کعبہ میں قرآن کریم کی چند آیات بلند آواز سے کفار کو سنائیں تو انہوں نے اس قدر مارا کہ چہرے پر نشان پڑ گئے۔ جب دوسرے صحابہ نے ہمدردی کا اظہار کیا تو فرمایا: اگر کہو تو کل پھر اسی طرح ان لوگوں کو اونچی آواز میں قرآن سناؤں۔

(اسد الغابہ ۔تذکرہ عبداللہ بن مسعودؓ ، مکتبہ اسلامیہ، طہران، جلد3،صفحہ 256)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے سے قبل مخالفین سے اتنے خوفزدہ تھے کہ آپ یمن سے مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تلاش میں آئے مگر کسی سے آپ کا پتہ نہ پوچھتے تھے۔ مگر اسلام قبول کرتے ہی ایسی شجاعت پیدا ہوئی کہ مسجد حرام میں جا کر بانگ دہل کلمہ توحید کا اعلان کیا تو دشمن ان پر پل پڑے اور سر سے پاؤں تک لہولہان کر دیا۔ جب آپؓ مرنے کے قریب ہو گئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آ کر دشمنوں سے چھڑایا مگر آپ پھر دوسرے دن اسی طرح مسجد حرام میں جا کر توحید کی منادی کرنے لگے تو دشمنوں نے پہلے کی طرح زدوکوب کرنا شروع کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ اس ظلم وستم سے نجات دلائی مگر آپؓ کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی۔

(مستدرک حاکم ۔جلد3، صفحہ 338، صحیح بخاری۔ کتاب بنیان الکعبہ، باب اسلام ابی ذر)

ضمیر بیچ کے کوئی خوشی قبول نہیں
یہ خودکشی کسی قیمت ہمیں قبول نہیں
جو ہم نے کوچۂ یار ازل میں دی ہے صدا
پھر اس کے بعد کسی کی گلی قبول نہیں

توحید کی خاطر قربانی پیش کرنے والوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 2 بیٹیاں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جن کو توحید کے جرم میں طلاق دے دی گئی۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جن کا حمل گرایا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے میں ان کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی استقامت اور فدائیت کا بڑا دخل ہے۔ ان کو جب پتہ لگا کہ ان کی بہن نے اسلام قبول کرلیا ہے تو وہ غصہ میں بھرے ہوئے گھر پہنچے اور اپنی بہن کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مارا مگر اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ تم جو چاہو کرلو میں تو اسلام لا چکی ہوں۔ اب اس سے کسی قیمت پر انکار نہیں کر سکتی۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الھیثمی۔ کتاب المناقب، باب مناقب عمرؓ، جلد9، صفحہ 62)

کام جو مشکل تر جانا ہے
اب ہم نے وہ کر جانا ہے
آپ جلائیں جتنا چاہیں
ہم نے اور نکھر جانا ہے

حضرت ابو فکیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ اسلام لائے تو آپ کا مالک صفوان آپ کو رسی سے باندھتا اور گرم پتھروں پر گھسیٹتا۔ پھر گلے میں کپڑا ڈال کر گھونٹتا۔ صفوان کے ساتھ اس کا بھائی امیہ بھی شریک تھا جو کہتا تھا اسے مزید عذاب دو۔ تاریخ بتاتی ہے کہ صرف ان کا آقا ہی نہیں سارا قبیلہ ان کے درپے آزار تھا۔ ان کو قبیلے والے سخت گرمی میں نکالتے، پاؤں میں بیڑیاں ڈالتے، پھر گرم پتھروں پر لٹاتے اور اوپر وزنی پتھر رکھ دیتے یہاں تک کہ اذیت کی شدت اور سخت گرمی کی وجہ سے وہ اپنے حواس کھو بیٹھتے۔ یہ عذاب جاری تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں صفوان سے خرید کر آزاد کر دیا اور وہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔

(اسد الغابہ از عبدالکریم جزری، جلد5، صفحہ 273)

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ کے ایک مالدار گھرانے کے چشم وچراغ تھے۔ انہوں نے اس قدر نازونعم سے پرورش پائی تھی کہ مکہ میں کوئی ثانی نہ رکھتے تھے۔ عمدہ سے عمدہ لباس پہنتے اور اعلیٰ سے اعلیٰ خوراک کھاتے۔ نہایت بیش قیمت خوشبوئیں اور عطریات استعمال کرتے۔ اسلام لانے کے بعد ایک عرصہ تک تو اسے پوشیدہ رکھا مگر ایک روز ایک مشرک نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور آپؓ کی ماں اور دوسرے اہل خاندان کو خبر کر دی جنہوں نے آپؓ کو فوراً نظر بند کر دیا۔ ایک عرصہ تک آپؓ قید وبند کے مصائب نہایت صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہے اور موقع ملنے پر حبشہ کی راہ لی۔ لکھا ہے کہ قید میں ان کا بدن بھاری ہوگیا۔ رنگ وروپ بدل گیا۔ اس حال کو دیکھ کر ماں بھی لعنت ملامت کرنے سے باز آ گئی تھی۔

(طبقات ابن سعد۔جلد3،صفحہ 116)

رسول اللہ ﷺ بھی دیکھتے تھے تو رو پڑتے تھے۔

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک خواب کی بناء پر اسلام لائے۔ ان کے والد کو معلوم ہوا تو انہیں ایک کوڑے سے مارا یہاں تک کہ ان کے سر پر مارتے مارتے وہ کوڑا ٹوٹ گیا۔ ان کے والد نے سمجھا کہ اب شاید ان کے خیالات بدل گئے ہوں گے اور پوچھا: کیا تم اب بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کرو گے؟ خالد نے جواب دیا: خدا کی قسم یہ سچا دین ہے۔ میں اسی پر رہوں گا۔ اس پر والد نے بہت گالیاں دیں اور انہیں قید کر دیا۔ بھوکا پیاسا رکھا یہاں تک کہ تین دن اسی حال میں گزر گئے۔ آخر ایک دن موقع پا کر فرار ہو گئے اور حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

(طبقات ابن سعد۔ جلد 4، صفحہ 94)

مسلسل تکلیف دینے کے باوجود بھی جب کفار مکہ نے دیکھا کہ مسلمان صبر و استقامت سے ان تمام مراحل کو برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں اور ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دعویٰ کے ساتویں سال میں ایک باقاعدہ معاہدہ لکھا کہ: کوئی شخص خاندان بنو ہاشم اور بنو مطلب کے پاس کوئی چیز فروخت نہ کرے گا۔ نہ ان سے کچھ خریدے گا۔ نہ ان کے پاس کوئی کھانے پینے کی چیز جانے دے گا۔ نہ ان کے ساتھ رشتہ کرے گا۔ نہ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھے گا جب تک وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے الگ نہیں ہو جاتے۔ اس معاہدہ پر تمام بڑے بڑے رؤساء نے دستخط کئے اور پھر قومی عہد نامہ کے طور پر کعبہ میں لٹکا دیا گیا۔ چنانچہ مسلمان اور ان کے حامی شعب ابی طالب میں قیدیوں کی طرح نظر بند کر دیئے گئے۔

(سیرت ابن ھشام۔ حالات شعب ابی طالب، طبقات ابن سعد۔ ذکر حصر قریش)

ان ایام میں رسول کریم ﷺ اور صحابہ کو جو سختیاں برداشت کرنی پڑیں ان کا حال پڑھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات انہوں نے جانوروں کی طرح جنگلی درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔

(السیرۃ المحمدیہ۔ باب اجتماع المشرکین علی منابذہ بنی ھاشم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت ان کا پاؤں کسی ایسی چیز پر جا پڑا جو تر اور نرم معلوم ہوتی تھی ان کی بھوک کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے فوراً اسے اٹھا کر نگل لیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آج تک پتہ نہیں وہ کیا چیز تھی۔ ایک دوسرے موقع پر بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا کہ انہیں سوکھا ہوا چمڑا مل گیا تو اس کو انہوں نے پانی میں نرم کیا اور پھر بھون کر کھا لیا۔

(الروض الانف۔ حالات نقض الصحیفۃ، جلد 2، صفحہ 160)

بچوں کی یہ حالت تھی کہ بھوک سے ان کے رونے اور چلّانے کی آواز باہر جاتی تھی تو قریش اسے سن سن کر خوش ہوتے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے خفیہ طور پر کوئی کھانے کی چیز لے کر جا رہے تھے کہ ابوجہل کو پتہ لگ گیا تو اس نے سختی کے ساتھ روکا۔

(سیرۃ ابن کثیر۔ دار الاحیاء التراث العربی، بیروت، جلد 2، صفحہ 47-50)

تین سال کے بعد اس مصیبت سے مسلمانوں نے رہائی پائی۔

حضرت عیاش بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماں کی طرف سے ابوجہل کے بھائی تھے۔ اسلام لائے اور ہجرت کر کے مدینہ کی نواحی بستی قبا پہنچے تو ابوجہل اور حارث بن ہشام وہاں آ گئے اور ان کو بہلا پھسلا کر مکہ لے آئے اور قید کر دیا۔ حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قدیمی مسلمانوں میں سے ہیں۔ آپؓ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ واپس آئے تو ابوجہل نے انہیں قید کر دیا اور بھوکا اور پیاسا رکھا۔

حضرت ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی تھے۔ وہ اسلام لائے تو انہیں حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قید کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تینوں کی رہائی کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ حضرت ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی طرح قید سے چھوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی دو ساتھیوں کا حال پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ سخت اذیت اور مصیبت میں ہیں۔ ایک کا پاؤں دوسرے کے پاؤں کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ گئے اور ایک خفیہ طریق سے ان دونوں کو لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھا کیا مگر یہ بچ کر مدینہ پہنچ گئے۔

(طبقات ابن سعد۔ دار بیروت، بیروت، جلد 4، صفحہ 129-133)

قریش کے ایک لیڈر سہیل بن عمرو کے بیٹے ابوجندل مسلمان ہوئے تو ان کے والد نے بیڑیاں پہنائیں اور کئی برس تک قید رکھا۔ اس دوران انہیں سخت عذابوں میں سے گزارا گیا۔ حدیبیہ کا معاہدہ طے ہو رہا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح پابجولاں وہاں آ پہنچے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایفائے عہد کا بلند نمونہ پیش کرتے ہوئے انہیں واپس کر دیا۔ وہ تعمیل حکم کرتے ہوئے پھر انہی مصائب میں گرفتار ہو گئے مگر پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الشروط، باب الشروط فی الجہاد)

ذبح عظیم کا دور

خون بہنے اور جذبات کے قلع قمع ہونے اور زندگی کی ہر خوشی سے بے نصیب کئے جانے کا سلسلہ 13 سال جاری رہا صحابہ جلاوطن کر دیئے گئے تو پھر توحید کے لیے قربانیوں کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا وہ اپنے پیارے خدا کی راہ میں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے یہ ذبح عظیم کا دور تھا

جس نے اسماعیلی قربانی کے 2500 سال بعد ظاہر ہونا تھا۔

غزوہ اُحد کے قریب زمانہ میں دس صحابہ کو بے قصور ظالمانہ طور پر موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ مگر کسی نے صداقت سے منہ نہ موڑا۔ حضرت خبیب نے شہادت سے قبل دو نفل ادا کئے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے تختہ دار کو چوم لیا۔

لست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای جنب کان لله مصرعِ
وذالک فی ذات الالہ وان یشا
یبارک علیٰ اوصال شلو ممزّعِ

یعنی جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پر گرتا ہوں۔ میری یہ سب قربانی اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ وہ اگر چاہے گا تو میرے ریزہ ریزہ اعضاء میں بھی برکت ڈال دے گا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی)

ان کے اعضاء تو قانون قدرت کے مطابق مٹی ہو گئے مگر ان کی قربانی کے ہر ذرہ پر خدا نے برکت نازل کر دی اور آج زمین کے اس سرے سے دوسرے سرے تک ان کا ذکر خیر ہو رہا ہے اور ان کے نقش قدم پر چل کر جان دینے والے ان پر سلام بھیج رہے ہیں۔

اسی زمانہ میں ستر (70) صحابہ کو دھوکہ سے تبلیغ کے بہانے بلایا گیا مگر انتہائی سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پشت کی طرف سے نیزہ مارا گیا جو سینے سے پار ہو گیا۔ جب خون کا فوارہ چھوٹا تو حضرت حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خون منہ اور سر پر پھیرا اور فرمایا: فُزتُ بِرَبِّ الکعبۃ۔ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع)

کیونکہ توحید ایسی ہی قربانیاں مانگتی ہے۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کر کے واپس اپنی قوم میں گئے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دی۔ مگر انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت نازیبا کلمات کہے اور واپس چلے گئے۔ صبح فجر کے وقت حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر اذان دی تو ایک بدبخت وہاں پہنچا اور تیر سے انہیں شہید کر دیا۔

(مستدرک حاکم۔ کتاب معرفۃ الصحابہ، مکتبہ النصر الحدیثہ، ریاض، جلد 3، صفحہ 615)

کب نکلتا ہے کوئی دل میں اتر جانے کے بعد
اس گلی کے دوسری جانب کوئی رستہ نہیں

حضرت فروہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلسطین کے علاقہ میں قیصر روم کے عامل تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سن کر اسلام لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند تحائف بھی بھجوائے۔ جب قیصر روم کو ان کے اسلام لانے کی اطلاع ہوئی تو انہیں دربار میں بلایا اور قید کر دیا اور جب اس پر بھی تسلی نہ ہوئی تو انہیں صلیب پر لٹکا کر شہید کر دیا مگر حضرت فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جادۂ حق سے ہٹنا گوارا نہ کیا۔

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ ازہریہ مصریہ۔ طبع اولیٰ 1327ھ، جلد 4، صفحہ 44)

ایک روایت میں ہے کہ وہ قید کی حالت میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کے مرنے کے بعد انہیں صلیب پر لٹکایا گیا۔

(طبقات ابن سعد۔ بیروت، 1958ء، جلد 7، صفحہ 435)

حضرت حبیب بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاری صحابی تھے۔ مسیلمہ کذاب نے اپنی بغاوت کے زمانے میں انہیں پکڑ لیا اور کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو آپؓ نے فرمایا: نہیں۔ میں یہ بات سننا بھی نہیں چاہتا۔ اس پر مسیلمہ نے ان کا ایک ایک عضو کاٹ کر انہیں شہید کر دیا۔

(سیرۃ النبی ابن ہشام۔ مطبع مصطفی البابی الحلبی، مصر، 1963ء، جلد 2، صفحہ 110)

صحابہ کی ان عظیم قربانیوں کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں کھینچا ہے۔

فدموا الرجال لصدقہم فی حبہم
تحت السیوف اریق کالقربانِ

ان عظیم انسانوں کا خون سچائی یعنی توحید سے محبت کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانی کے جانوروں کی طرح بہایا گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں رومیوں کے ساتھ ایک جنگ میں گرفتار ہو گئے۔ ان کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ اصحابِ محمدؐ میں سے ہیں۔ بادشاہ نے اولاً تو انہیں لالچ دیا اور کہا: اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو میں تمہیں اپنی حکومت اور سلطنت میں شریک کر لوں گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ اگر تم اپنی ساری سلطنت اور دولت بھی مجھے اس شرط پر دے دو کہ میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر جاؤں تب بھی میں یہ بات ایک لمحہ کے لئے بھی قبول نہیں کروں گا۔ تب بادشاہ نے انہیں موت کی دھمکی دی تو انہوں نے کہا: یہ تیرا اختیار ہے تو جو مرضی کر۔

چنانچہ بادشاہ کے حکم سے انہیں صلیب پر لٹکا دیا گیا اور اس نے تیر اندازوں سے کہا: ان پر اس طرح سے تیر چلاؤ کہ ان کو نہ لگیں، ہاتھوں اور پاؤں کے قریب سے گزر جائیں۔ اس کے ساتھ ہی بادشاہ کہہ رہا تھا کہ اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو بچ جاؤ گے مگر وہ مسلسل انکار کرتے رہے۔ آخر بادشاہ نے ایک اور چال چلی۔ ان کو صلیب سے اتر والیا۔ ایک دیگ منگوائی اور اس کو لبالب پانی سے بھروایا، نیچے آگ جلوائی اور خوب جوش دلوایا۔ پھر دو مسلمان قیدیوں کو بلوایا۔ ان میں سے ایک کو دیگ میں پھینکنے کا حکم دیا اور اسے پھینک دیا گیا۔ اس طرح بادشاہ نے اپنے خیال میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اذیت ناک موت کا خوف طاری کر کے انہیں پھر عیسائی ہو جانے کا مشورہ دیا مگر انہوں نے اسے

پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔

تب بادشاہ نے کہا کہ انہیں بھی اسی دیگ میں ڈال دیا جائے جب ان کو لے جایا جانے لگا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ بادشاہ کو پتہ لگا تو وہ سمجھا کہ موت سے خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ انہیں قریب بلا کر پھر عیسائیت کا پیغام پیش کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر بادشاہ نے تعجب سے کہا کہ پھر رونے کی کیا وجہ تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سوچا کہ ابھی مجھے دیگ میں ڈال دیا جائے گا اور میری ایک ہی جان ہے جو چلی جائے گی۔ میری خواہش تو یہ ہے کہ میرے جسم کے بالوں جتنی تعداد میں یعنی ہزاروں لاکھوں جانیں ہوتیں جو سب کی سب راہ خدا میں آگ میں ڈال دی جاتیں۔ اس صدمہ سے مجھے رونا آ گیا۔

بالآخر بادشاہ نے ان سے کہا کہ اگر تم میرے سر پر بوسہ دو تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمان قیدیوں کی رہائی کا وعدہ لیا اور سوچا کہ اس کے سر کو بوسہ دینے سے میرے تمام ساتھیوں کو بریت نصیب ہوتی ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ چنانچہ تمام قیدی رہا ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اور انہیں یہ سارا واقعہ بتایا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کو بوسہ دے اور اس کا آغاز میں کروں گا۔

(کنز العمال۔ کتاب الفضائل، جلد 7، صفحہ 62)

خدائی نصرت

توحید کے ان غلاموں کو خدا نے بے آسرا نہیں چھوڑا ان پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے اور ان کی ڈھارس بندھاتے تھے۔ اللہ فرماتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝

(سورۃ حٰم سجدہ 41:31-33)

"یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔"

اور اسی قید و بند اور اذیت کے عالم میں خدا تعالیٰ نے اپنے غلاموں کو ایسے معجزانہ طور پر صحابہ کو رزق عطا فرمایا کہ دشمن حیران رہ گئے اور یہ امر ان کے لئے ہدایت کا موجب بن گیا۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کو تبلیغ کر رہے تھے مگر قوم مسلسل انکار کر رہی تھی۔ اس موقع پر انہیں سخت پیاس لگی۔ انہوں نے پانی طلب کیا تو ان کی قوم نے کہا: ہم تمہیں ہرگز پانی نہیں دیں گے۔ یہاں تک کہ تم پیاس سے مر جاؤ۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر پر کپڑا لپیٹ کر سخت گرمی میں پتھروں پر لیٹ گئے اور بعید نہیں تھا کہ شدت پیاس اور گرمی سے ان کی جان نکل جاتی۔ مگر انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ان کے لئے ایک قیمتی پیالہ میں ایسا پانی لایا ہے جس سے زیادہ خوبصورت پیالہ اور لذیذ پانی کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ انہوں نے وہ پانی سیر ہو کر پیا۔ یہ معجزہ جب انہوں نے ثبوت کے ساتھ پیش کیا تو ساری قوم ایمان لے آئی۔

(مستدرک حاکم۔ کتاب معرفة الصحابہ، مکتبہ النصر الحدیثہ، ریاض، جلد 3، صفحہ 642)

حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبیلہ بنو عامر بن لوئی میں سے تھیں۔ مکہ میں اسلام قبول کیا۔ آپؓ خفیہ طور پر قریش کی عورتوں کے پاس جاتیں اور اسلام کی تبلیغ کرتیں۔ جب اہل مکہ کو پتہ لگا تو انہوں نے حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پکڑ لیا اور ان کے لئے سزا تجویز کی اور انہیں اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار کرا دیا اور انہیں نامعلوم منزل کی طرف لے کر چل پڑے انہیں تین دن تک کھانے پینے کے لئے کچھ نہ دیا گیا۔ جب کسی منزل پر رکتے تو خود سائے میں بیٹھ جاتے اور ان کو دھوپ میں باندھ دیتے۔ خود کھاتے پیتے اور ان کو بھوکا پیاسا رکھتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ یہ سلوک فرمایا کہ رؤیا میں انہیں بہترین ٹھنڈا اور میٹھا پانی پلایا گیا جو انہوں نے اپنے اوپر بھی چھڑک لیا اور ان کی حالت بہت بہتر ہو گئی۔ جب ان کے مخالفین نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو سمجھا کہ شاید انہوں نے ان کے مشکیزوں سے پانی لے لیا ہے۔ مگر حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنا رؤیا بتایا اور انہوں نے دیکھ لیا کہ ہمارے مشکیزے باقاعدہ اسی طرح بھرے ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے اور پھر اسلام لے آئے۔

(الاصابہ از ابن حجر عسقلانی۔ مطبع مصطفیٰ محمد، مصر، 1939ء، جلد 4، صفحہ 446)

رحمی رشتوں کا انقطاع

توحید کے جرم میں صحابہ پر جو ایک گہرا جذباتی وار کیا گیا وہ رحمی رشتوں کا انقطاع تھا۔ ان کے اہل خاندان نے نہ صرف ان سے تمام تعلق توڑ لئے بلکہ ان پر مظالم کی بھی قیادت کرتے رہے۔ مگر صحابہ اس امتحان سے بھی سرخرو ہو کر نکلے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ والدہ سے بہت محبت اور حسن سلوک کرنے والے تھے۔ جب وہ اسلام لائے تو ان کی ماں نے کہا یہ تو نے کیا دین اختیار کرلیا ہے۔ اسے چھوڑ دے ورنہ میں کچھ کھاؤں گی نہ پیئوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں۔ مگر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کر دیا اور ماں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی اور ایک دن رات اسی طرح گزر گیا اور وہ بہت کمزور ہوگئی۔ مگر دین کے معاملہ میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیر معمولی استقامت کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے اپنی والدہ سے کہا: اگر تیرے سینہ میں ہزار جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے ساری نکل جائیں تب بھی میں کسی قیمت پر اس دین سے جدا نہیں ہوسکتا۔

(اسد الغابہ از عبدالکریم جزری۔ جلد 2، صفحہ 292)

حضرت ابو سلمہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریش کے مظالم سے تنگ آ کر مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا۔ اپنے ساتھ اپنی بیوی ام سلمہ ہند اور بیٹے سلمہ کو اونٹ پر سوار کیا اور مدینہ کی طرف چل پڑے۔ جب ام سلمہ کے قبیلہ بنو مغیرہ کو معلوم ہوا تو وہ لپک کر پہنچے اور ابو سلمہ سے کہا کہ تیری ذات تو ہم سے جدا ہوسکتی ہے مگر تو ہمارے قبیلہ کی عورت کو نہیں لے جاسکتا۔ یہ کہہ کر انہوں نے اونٹ کی نکیل کو ابو سلمہ کے ہاتھ سے چھین لیا اور انہیں اکیلے ہجرت کی اجازت دے کر ام سلمہ کو روک لیا اور قید کر دیا۔

جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ بنو عبدالاسد تک یہ خبر پہنچی تو وہ دوڑے آئے اور کہا کہ ابو سلمہ کا بیٹا تو ہمارے قبیلہ کا فرد ہے اسے ہم ماں کے پاس نہیں رہنے دیں گے اور یہ کہہ کر ام سلمہ رضی تعالیٰ عنہا سے ان کا بیٹا بھی چھین لیا جو شیر خوار بچہ تھا۔ اس طرح بیوی کو خاوند سے اور بیٹے کو ماں سے جدا کر دیا گیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں روزانہ صبح باہر نکل جاتی اور ویرانوں میں بیٹھ کر سارا دن آنسو بہاتی رہتی اور اس طرح پورا سال اسی حال میں گزر گیا۔ یہاں تک کہ بنو مغیرہ کے ایک آدمی کو ان پر رحم آ گیا۔ ان کو بچہ واپس کیا گیا اور مدینہ جانے کی اجازت دی گئی اور وہ اکیلی بچے کو لے کر مدینہ پہنچیں۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ جلد 2، صفحہ 112)

یہی ام سلمہ اپنے خاوند کی شہادت کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اور ام المومنین کہلائیں۔

اموال کی قربانی

صحابہ نے اپنی جانیں، اپنے جسم، اپنی عزتیں اپنے تمام دنیوی تعلقات کے ساتھ اپنے تمام اموال بھی راہ مولیٰ میں قربان کر دیئے مگر ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔ ان میں وہ اموال بھی تھے جو صحابہ نے خود راہ مولیٰ میں پیش کئے اور وہ بھی جو دشمنوں نے ان سے چھین لئے۔

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپؓ کمزور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ انہوں نے ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج ہو کر آئے تھے لیکن یہاں آ کر دولت مند ہوگئے۔ اب یہ مال لے کر ہم تمہیں یہاں سے نہیں جانے دیں گے۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر میں یہ سارا مال تمہیں دے دوں تو پھر جانے دو گے۔ اس پر کفار راضی ہوگئے اور حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سارا مال دے کر متاع ایمان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا: صہیبؓ نے کیا ہی نفع بخش سودا کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد۔ جلد 4، صفحہ 227)

حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی قوم نے ان کے تمام کپڑے اتروالئے۔ وہ اپنی ماں کے پاس گئے تو اس نے انہیں ایک چادر دے دی۔ انہوں نے اس کے دو ٹکڑے کئے ایک کو تہمد بنالیا اور ایک ٹکڑا قمیص کے طور پر لے لیا۔ یہی ان کی جائیداد تھی جسے لے کر وہ خوش خوش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو چادروں کی وجہ سے ہی انہیں ذوالبجادین کا لقب عطا فرمایا۔

(اسد الغابہ از عبدالکریم جزری، جلد 3، صفحہ 122)

یہ کیفیت دو چار صحابہ کی نہیں سب مہاجرین کی تھی۔ وہ جہاں جہاں سے بھی آتے اپنے تمام اموال اور جائیدادیں یا خود چھوڑ کر آگئے یا دشمنوں نے زبردستی چھین لیں اور ان پر قبضہ کرلیا۔ چنانچہ بڑے بڑے مالدار اور تاجر صحابی اس حال میں مدینہ پہنچے کہ تن کے کپڑوں کے سوا اور کوئی چیز ان کے پاس نہ تھی۔ ہاں آسمان سے حاصل ہونے والی رضائے الٰہی کی ردا ان پر سایہ فگن تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تمام آبائی جائیداد جو مکہ میں تھی اس پر عقیل (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) نے قبضہ کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی جگہ چھوڑی ہے جہاں ہم ٹھہر سکیں اور ایسی عالی ظرفی کا مظاہرہ کیا کہ فتح کے باوجود وہ مکانات اور جائیدادیں ان سے واپس نہ لی گئیں۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی، باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

سچی توحید کے نشان

صحابہ نے توحید اس طرح بھی قائم کی کہ جو توحید رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سیکھی اس کو اپنی زندگیوں میں جاری کر دیا وہ خدا کے عشق میں مست ہوگئے۔ خدا گواہی دیتا ہے کہ ان کو کوئی تجارت اور دنیا کا کوئی سودا ذکر الٰہی سے نماز سے اور زکوٰۃ سے روک نہیں سکتا تھا فرماتا ہے کہ:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ

(سورۃ النور 38:24)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی۔

(جامع ترمذی۔ کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی ﷺ حدیث نمبر 3862)

یعنی میرے صحابہ میں خدا ہی خدا نظر آئے گا۔

ان میں وہ اصحاب صفہ بھی تھے جو رسول اللہ ﷺ سے کلام الٰہی سننے کے لیے مسجد نبوی میں چبوترے پر دھونی رما کر بیٹھ گئے تھے۔ انہی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جو بھوک کی وجہ سے بیہوش ہو جاتے تھے۔ ان میں سے بعض دن میں جنگل میں جا کر لکڑیاں کاٹتے اور روزی کماتے اور رات کو دیر تک دین کا علم اور قرآن سیکھتے۔ انہی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے:

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

(سورۃ الحدید 12:57)

یعنی ان کا نور ان کے آگے بھی دوڑے گا اور بائیں بھی یعنی ہر طرف نور ہوگا۔

صحابہؓ کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ نے بیسیوں معجزانہ نظارے دکھائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے رات گئے دو صحابہ نکلے تو سخت اندھیرا تھا اور کچھ سجھائی نہ دیتا تھا کہ اچانک ایک نور ظاہر ہوا اور دونوں کے آگے ان کے مطلوبہ راستے پر چلنے لگا اور جب دونوں صحابہ اپنے اپنے گھروں کے لئے جدا ہونے لگے تو وہ نور دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور گھروں تک پہنچا کر ختم ہوا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب، باب منقبۃ اسید بن حضیرؓ، حدیث نمبر 3805)

یہ سب ذکرِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کی برکات تھیں۔ دنیا والے فانی اموال جمع کرتے ہیں مگر خدا والوں نے سب کچھ دے کر خدا کو پا لیا۔

نماز، تلاوت قرآن اور روزہ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بہت مقرب صحابی تھے۔ اسلام پر بہت فخر کرتے تھے۔ ایک رات آپؓ نماز میں دیر تک تلاوت قرآن کریم کرتے رہے۔ صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے تمہاری تلاوت اور قرآت سننے کے لئے آئے تھے اور اگر تم صبح تک قرآن پڑھتے رہتے تو ہو سکتا تھا کہ تم فرشتوں کو بھی دیکھ لیتے۔

(صحیح بخاری)

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت میں ضرب المثل تھے۔ آپ کی نماز تہجد میں شاید ہی کبھی ناغہ ہوتا اور تہجد میں بسا اوقات ایک آیت اتنی بار دہراتے کہ پوری رات ختم ہو جاتی۔ ایک مرتبہ تہجد میں سورۃ الجاثیہ کی آیت 22 ساری رات تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

(اسد الغابہ از ابن اثیر جزری۔ مکتبہ اسلامیہ، طہران، جلد 1، صفحہ 215)

حضرت شمعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بہت نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ ایک غزوہ سے واپس آئے کھانا کھایا اور وضو کر کے سجدہ شکر ادا کرنے کے لئے مسجد میں چلے گئے۔ کوئی سورۃ پڑھنی شروع کی اور رات بھر وہی پڑھتے رہے۔ فجر کے بعد جب گھر تشریف لائے تو بیوی نے کہا غزوہ سے واپسی پر کچھ آرام کر لیتے تو فرمایا مجھے یاد الٰہی میں کوئی دوسری یاد نہیں آتی، میں قرآن کریم میں غور فکر کرتا رہا۔ یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو گئی۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ از ابن حجر عسقلانی۔ مطبع مصطفی محمد، مصر، 1939ھ، جلد 2، صفحہ 153)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی وقفہ کے بغیر مسلسل روزے رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو فرمایا کہ ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کی جزاء دس گنا ہے اس لئے تیس روزوں کا اجر ملے گا اور تم خدا کی نظر میں مسلسل روزہ دار قرار پاؤ گے۔ ان کے بار بار اصرار پر فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ اور یہ سب سے زیادہ متوازن طریق ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ اجازت عطا نہ فرمائی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک لمبے عرصہ تک اسی حکم کے مطابق صوم داؤدی پر عمل پیرا رہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصوم، باب صوم الدھر، حدیث نمبر 1840، وحق الجسم فی الصوم حدیث نمبر 1839)

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر گئے ایک سال بعد دوبارہ حاضر خدمت ہوئے تو صورت اس قدر بدل چکی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پہچان نہ سکے۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری صورت تو بہت اچھی تھی تمہیں کیا ہوا تو انہوں نے کہا جب سے آپؐ سے مل کر گیا ہوں مسلسل روزے رکھتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے نفس کو کیوں اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے رمضان کے روزے رکھو اور ہر ماہ ایک روزہ رکھو۔ انہوں نے اصرار کیا تو تین روزوں کی اجازت دی۔ انہوں نے مزید اصرار کیا تو فرمایا تین دن روزہ رکھو اور پھر تین دن ناغہ کرو۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الصوم، باب فی صوم اشھر الحرم، حدیث نمبر 2073)

حضرت ابو امامہ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت کی دعا کی درخواست کی مگر آپؐ نے سلامتی کی دعا کی۔ ایک غزوہ سے واپسی پر انہوں نے عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتائیں جس سے خدا مجھے نفع دے تو آپؐ نے فرمایا روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی بدل نہیں۔ چنانچہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی بیوی اور ان کا خادم روزوں کا خاص اہتمام کرتے تھے حتیٰ کہ روزہ ان کے گھر کی امتیازی علامت بن گئی اور اگر کسی دن ان کے گھر میں آگ یا دھواں نظر آتا تو لوگ سمجھ لیتے کہ ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔ جس کے لئے گھر میں کھانا پک رہا ہے۔ انہوں نے اپنے طریق کار سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو آپؐ نے انہیں مزید خوشخبریاں دیں۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر 21171)

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہد رسالت میں غزوات میں شرکت کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے اس لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد انہوں نے اس کی تلافی کرنی شروع کی اور 40 برس روزوں کا اہتمام کرتے رہے۔

(اسد الغابہ۔ جلد 2، صفحہ 233)

ایثار کے نمونے

سچی توحید، ایثار کا تقاضا کرتی ہے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہوگئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت تھا۔ جب ان کو معلوم ہوا تو انہوں نے ایک ہزار دینار حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھجوا دیئے۔ وہ یہ دینار لے کر اپنی بیوی کے پاس آئے اور واقعہ بتایا۔ بیوی نے کہا آپؓ اس رقم سے کچھ کھانے پینے کا سامان اور غلہ خرید لیں۔ فرمانے لگے کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں۔ ہم اپنا مال اس کو دیتے ہیں جو ہمارے لئے تجارت کرے اور ہم اس کی آمدنی سے کھاتے رہیں، بیوی نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ تمام دینار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے اور تنگی اور ترشی میں گزارہ کرتے رہے۔

(حلیۃ الاولیاء۔ جلد 1، صفحہ 244)

حضرت دکین بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم 440 آدمی تھے اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غلہ مانگا۔ آپؐ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اٹھو اور انہیں دو۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب لوگوں کو ساتھ لے کر گھر آئے۔ کمرہ کھولا تو وہاں کھجوروں کا چھوٹا سا ڈھیر تھا۔ ہم میں سے ہر آدمی نے اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیا۔ مگر خدا کی قدرت کہ اس ڈھیر میں ذرہ برابر کمی نہ آئی۔

(حلیۃ الاولیاء۔ جلد 1، صفحہ 365)

مسلم پڑوسی

خدا کی سچی توحید، پڑوسی سے حسن سلوک کی تعلیم دیتی ہے ایک شخص محمد بن جہم نے کسی مجبوری سے اپنے گھر کو بیچنے کا ارادہ کیا لیکن قیمت وہ لگائی جو مارکیٹ ریٹ سے بہت زیادہ تھی۔ لوگوں نے اعتراض کیا تو اس نے کہا میرے پڑوسی صحابی رسول ﷺ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اگر ان کے ساتھ برائی کرو گے تب بھی وہ بھلائی کریں گے۔ جو ان سے مانگو گے وہ دیں گے۔ تو یہ قیمت مکان کی نہیں پڑوسی کی ہے۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے پڑوسی کو ضرورت کے مطابق رقم بھجوائی اور کہا مکان فروخت نہ کرو اور اطمینان سے رہو۔

(امن کا راستہ از عبدالسمیع خان۔ لجنہ اماء اللہ کراچی، 2000ء، صفحہ 12)

صحابی رسولؐ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا پانی باہر نہیں نکلنے دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔ اور میں یہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

(الاصابہ۔ جلد 2، صفحہ 252)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک پڑوسی ان کے پاس آیا اور کہا اے فرزندِ رسول مجھ پر 400 درہم قرض ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر گئے 400 درہم لا کر اسے دے دیئے اور وہ چلا گیا تو زار و قطار رونے لگے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ اپنے پڑوسی کے حال سے بے خبر رہا اور اس کو مجھ سے سوال کرنا پڑا۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26 مئی 2001ء)

. صحابی رسول حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام پر کچھ سختی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ناراض ہوئے اور فرمایا:

یہ لوگ تمہارے بھائی اور خدمت گار ہیں جنہیں خدا نے تمہاری نگرانی میں دیا ہے۔ پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو اور اگر کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو ان کی مدد کرو۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الایمان، باب المعاصی من امر الجاہلیۃ، حدیث نمبر 29)

یہی ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل اس طرح کرتے تھے کہ آقا اور غلام ایک ہی طرح کے کپڑے پہنتے تھے اور ایک ہی طرح کا کھانا کھاتے تھے۔

ایک جماعت، زمین پر توحید

صحابہؓ نے توحید کے اعلیٰ معیار اس طرح بھی قائم کئے کہ انہوں نے کالے اور گورے کا فرق مٹا دیا اور عزت اور تکریم کا معیار صرف اور صرف تقویٰ تھا سب خدا کے بندے اور عاجز انسان تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا فاتح اور صاحب جلال بھی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔ نماز کا امام اور لشکر کا سردار وہ ہوتا تھا جس کو قرآن زیادہ آتا تھا یا جس کی دینی خدمات زیادہ ہوتی تھیں۔ قانون کی نظر میں سب برابر تھے۔ زمین پر ایسی توحید قائم ہوئی جو اس زمین کا روشن ترین دور تھا۔

صحابہؓ کی توحید کا ایک منظر یہ بھی ہے کہ وہ اپنی باہمی محبت، اور ایثار سے ایک خاندان کی طرح بن گئے تھے۔ ان 3 صحابہ کو یاد کریں جو جنگ یرموک کے میدان میں زخمی ہو کر آخری سانسیں لے رہے تھے، جب ایک شخص پانی لے کر آیا تو ہر ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ سارے شہید ہو گئے مگر کسی نے اپنے ساتھی سے پہلے پانی پینا پسند نہ کیا۔

(استیعاب۔ تذکرہ عکرمہ، جلد 3، صفحہ 1084)

مدینہ منورہ نے یہ منظر بھی دیکھا کہ کہ ایک صحابی نے قربانی کا گوشت پڑوسی کی طرف بھجوایا تو اس نے ایک اور

مستحق کی طرف بھیج دیا اس نے آگے روانہ کر دیا۔ تاریخ کہتی ہے کہ گوشت 7 گھروں سے ہوتا ہوا پہلے گھر واپس آ گیا۔

ایک مستشرق لکھتا ہے۔

عرب بت پرست تھے محمدؐ نے ان کو خدا پرست بنا دیا، وہ لڑتے جھگڑتے اور جنگ وجدال کیا کرتے تھے۔ آپ نے ان کو ایک اعلیٰ سیاسی نظام کے تحت متحد کر دیا۔ ان کی وحشت و بربریت کا یہ عالم تھا کہ انسانیت شرماتی تھی مگر آپؐ نے ان کو اخلاق فاضلہ اور بہترین تہذیب و تمدن کے وہ درس دیئے جس سے نہ صرف ان کو بلکہ تمام عالم کو انسان بنا دیا۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ۔ جولائی 1991ء)

توحید کی تبلیغ

صحابہؓ نے توحید کے اعلیٰ معیار اس طرح بھی قائم کئے کہ جو توحید انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی تھی اسے کل عالم تک پہنچانے کے لیے کوشاں رہے۔ اپنے قول سے اپنے عمل سے اور اپنی قربانیوں سے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے بیسیوں صحابہ آئے۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے ان کا قبیلہ، حضرت قیس بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا قبیلہ، حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا قبیلہ، طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا قبیلہ مسلمان ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن میں توحید کا جھنڈا لہرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبلغ توحید بنا کر مدینہ بھیجا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے انصار کے دونوں قبائل اوس اور خزرج کے دل جیت لئے۔

بدر کے قیدیوں سے اتنا اچھا سلوک کیا گیا کہ آزادی کے بعد سارے کے سارے جلد یا بدیر اسلام لے آئے۔ مصر فتح کیا تو اہل مصر سے نہایت احسان کا سلوک کیا، وہاں کے عیسائیوں نے اس کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کی تھی کہ میری دادی ہاجرہ مصر کی تھی جب تم اس پر فتح پاؤ تو نرمی سے پیش آنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت اور صحابہؓ کا نمونہ دیکھ کر مصر نے اپنا دل ہار دیا اور آج تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹا ہوا ہے۔

(مسند احمد، جلد 5، صفحہ 174۔ اصحابِ احمد، جلد 5، حصّہ دوم، صفحہ 28)

مصر کا ایک بہت بڑا رئیس "شطا" نامی مسلمانوں کے اخلاقی محاسن کا گرویدہ ہو کر دو ہزار آدمیوں کے ساتھ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

(تاریخ مقریزی بحوالہ سیر الصحابہ۔ جلد 5، حصّہ دوم، صفحہ 135)

13 ہجری میں جنگ یرموک کے دوران عیسائی حاکم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مسلمان لشکر کی خبر لائے اس نے واپس آ کر بتایا کہ یہ لوگ جو دن کو شہسوار ہوتے ہیں، رات ہوتے ہی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، ذکرِ الٰہی اور قرآن کی تلاوت بلند آواز سے کرتے ہیں۔ اگر ان کے بادشاہ کا بیٹا بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیں، زنا کرے تو اس کی سزا دیں، وہ حق کے معاملہ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ سن کر حاکم نے کہا تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور چند دن بعد اس نے شکست قبول کر لی۔

(تاریخ طبری۔ جلد 2، صفحہ 610)

خدا زندہ ہے

صحابہ کی توحید کا اعلیٰ معیار اس وقت بھی نظر آتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور صحابہؓ مارے غم کے دیوانے ہو گئے اور کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا یقین نہ آتا تھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فوت نہیں ہوئے اور جو یہ کہے گا میں اس کی گردن اتار دوں گا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے توحید کے شاگرد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے جسم مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ خدا آپؐ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ پھر باہر تشریف لائے اور صحابہؓ کے سامنے اعلان کیا۔

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

(صحیح البخاری۔ کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ، حدیث نمبر 4452، 4454)

سن لو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں اور جو خدائے واحد کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ خدا زندہ ہے اور اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

پھر یہ آیت تلاوت کی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ

(سورۃ آل عمران 145:3)

اور امت کو سبق دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام مخلوق میں سب سے بلند ہے مگر خدا کے مقابلہ پر سب فانی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی محض اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور سابقہ سب رسولوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔ کاش امت مسلمہ اس سبق کو یاد رکھتی اور مسیح کو آسمان پر نہ بٹھاتی تو صلیب کا فتنہ برپا نہ ہوتا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گرتے ہوؤں کو بھی تھام لیا اور صحابہؓ کو یہ سبق ایسا پسند آیا کہ مدینہ کی گلیوں میں یہ آیت گاتے پھرتے تھے اور پھر نئے سرے سے توحید کی خاطر قربانیاں دینے کے لیے تیار ہو گئے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے بہت سے قبائل نے بغاوت کر دی اور قریب تھا کہ وہ توحید کی اس چھوٹی سی ریاست کو برباد کر دیتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہؓ کی مدد سے ان کو نیست و نابود کر دیا۔

مراکزِ توحید اور درسِ توحید

توحید سکھانے کے لئے سب سے بڑی جگہ مسجد اور سب سے بڑی کتاب قرآن کریم ہے جس کے لئے صحابہ کے سردار خلفائے راشدین نے بھرپور محنت کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں قریباً 4ہزار مساجد تعمیر کرائیں۔

(الفاروق : سوانح عمری اور کارنامے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۔ دار الاشاعت کراچی، 1991ء، صفحہ 228)

جب کوفہ آباد کیا تو اس میں بہت بڑی مسجد تعمیر کرائی جس میں 40ہزار افراد نماز پڑھ سکتے تھے عمارت کے باہر بہت بڑا سائبان بھی بنایا گیا۔

(الفاروق۔ ایضاً، صفحہ 232)

آپ نے ہر جگہ قرآن مجید کا درس جاری کیا اور معلم اور قاری مقرر کرکے ان کی تنخواہیں مقرر کیں۔ بعض بزرگ صحابہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور دراز اسلامی ممالک میں بھیجا تا کہ لوگوں کو نماز اور قرآن سکھائیں۔ ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ تیس بڑے صحابہؓ وہاں موجود تھے جو لوگوں کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔ اور جب انہیں کسی مسئلہ میں الجھن ہوتی تو معاذ بن جبل کی طرف رجوع کرتے۔

(تذکرۃ الحفاظ ذہبی۔ جلد 1، صفحہ 20)

وہ ابراہیمؑ کی طرح آگ میں ڈالے گئے یوسفؑ کی طرح قید کئے گئے اور مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھائے گئے مگر توحید کے اعلیٰ معیار قائم کئے تو خدا نے زمین پر انہیں یکتا بنا دیا ان پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے تھے۔ وہ صاحب الہام اور رویا تھے اور سینکڑوں کو رسول اللہ ﷺ نے اسی دنیا میں جنت کی بشارت دی۔

رسول اللہ ﷺ کا معجزہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہؓ رسول کی توحید کے ان تمام اعلیٰ معیاروں کو رسول اللہ ﷺ کی بلند شان اور آپ کی سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش فرماتے ہیں، فرمایا:

”دیکھو کہ اُس مرد محمد رسول اللہ ﷺ کی کیسی بلند شان ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف اُن کو منتقل کیا یہاں تک کہ اُن کا کفر پاش پاش ہو گیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزا کے وجود اُن میں جمع ہو گئے۔ اور اُن کے دلوں میں پرہیز گاری کے نور چمک اٹھے اور... اُن کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہو گئیں اور وہ دعوتِ اسلام کے لئے ممالکِ شرقیہ اور غربیہ تک پہنچے اور ملتِ محمدیہ کی اشاعت کیلئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا۔...

انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا۔ یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی وہیں پہنچے... وہ زمین کی انتہائی آبادی تک زمین پر قدم مارتے ہوئے پہنچے۔ اُن کی عقلیں آزمائی گئیں۔ اور ملک داری کی لیاقتیں جانچی گئیں۔ سو وہ ہر ایک امر میں فائق نکلے اور علم اور عمل میں سبقت کرنے والے ثابت ہوئے۔ اور یہ معجزہ ہمارے رسول خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حقیقتِ اسلام پر ایک صریح دلیل ہے۔“

(نجم الہدیٰ۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 141-143)

رسول اللہ ﷺ کا یہ معجزہ آج بھی زندہ اور تابندہ ہے رسول کریم ﷺ کو بشارت دی گئی تھی کہ تیری قوت قدسیہ سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ صحابہ کا ایک نیا دور شروع ہوگا چنانچہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا:

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

آج بھی وہی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانیاں ہیں اور احد احد کی صدائیں ہیں، وہی اذان اور نماز پر پابندیاں ہیں، وہی گرفتاریوں کا ماحول ہے اور شہادتوں کا لہو ہے، وہی لوٹ مار کے مناظر ہیں اور ہجرتوں کا سلسلہ ہے۔ آج بھی زمین پر وہی توحید ہے، جب کہ ساری قوم ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ ایک جماعت، ایک خلیفہ، ایک امام، ایک کلمہ ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آج بھی کوئی نہیں جو بلالی آواز احد کو مٹا سکے۔ کوئی پتھر، کوئی پہاڑ نہیں جو سینوں پر پڑ کر لا الٰہ کی آواز کو دبا سکے۔ کوئی دکھ اور کوئی غم نہیں، کوئی صدمہ نہیں جو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی شہادت سے احمدیوں کو باز رکھ سکے۔ جماعت احمدیہ اس توحید کے پیغام کو کل عالم میں پھیلانے کے لئے کوشاں ہے اور اس وقت تک دم نہیں لے گی جب تک زمین کا مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب توحید کے نور سے منور نہیں ہو جاتا۔

*****

نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔ یہ دھوکا ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہیے۔

(ملفوظات جلد 1۔ صفحہ 5، ایڈیشن 1984ء)

آپ پاس مرے آ کر ربوہ کا نظارہ دیکھ

مکرم جمشید محمود صاحب مسس ساگا، کینیڈا

میرے دادا مکرم چوہدری یوسف علی خان المعروف آغا جی نے 1929ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ لیکن آپ کے متعدد عزیز و اقارب احمدی نہیں ہوئے۔ دادا جان کراچی میں مقیم رہے اور 1982ء میں وہ کراچی اپنا گھر بار چھوڑ کر ربوہ آ گئے۔

ان کی ایک کزن فہمیدہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر خوشدل خان صاحب احمدی نہیں تھیں مگر اپنی محبت میں انہوں نے دادا جان کے نام ایک خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ نے زیادہ تر خاندان کے برخلاف ایک نئے عقیدے کو کیوں چنا اور ان کو اپنا مخالف کیوں بنا لیا ہے۔ نیز کراچی جیسے بارونق اور ترقی یافتہ شہر کو چھوڑ کر ایک ”سنسان اور پسماندہ“ قصبے ربوہ کا انتخاب کیوں کیا ہے۔ آپ کو واپس کراچی آ جانا چاہئے۔

دادا جان نے جواب میں فہمیدہ صاحبہ کے نام ایک تفصیلی خط لکھا۔ خط میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود کی بعثت کے بارہ میں تفصیل بیان کی اور آپ کو ماننے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ساتھ ہی اپنے مسکن ربوہ کی اہمیت کے بارہ میں اپنی ذاتی وجوہات بیان کیں اور ربوہ میں خلافت کے زیر سایہ رہنے کی برکات کا تذکرہ کیا۔ اسی خط کے آخر میں انہوں نے اپنی انہی عزیزہ کو ربوہ آ کر برکات کے نظارے کی منظوم دعوت دی۔

خط کافی تفصیلی ہے لیکن ربوہ اور بڑے شہروں کراچی اور لاہور کا تقابل کرتے ہوئے دادا جان نے جو لکھا اس کا خلاصہ ہے کہ:

”ربوہ، کراچی اور لاہور جیسا پر رونق شہر نہیں... عام ضروریات زندگی، میٹھا پانی، گیس بھی سب جگہ نہیں۔ مگر وہ شہر تو بادشاہوں یا بڑی بڑی حکومتوں نے بنائے ہیں... یہ شہر تو ایک بنجر زمین پر جو سینکڑوں سالوں سے ویران اور بے آباد تھی اور حکومت کے کاغذات میں ناقابل کاشت اور بے کار زمین تھی... اونچی جگہ ہونے کی وجہ سے دریا کا پانی نہیں آ سکتا تھا۔ یہ کلر زدہ، شور زمین جہاں ایک پودا، ایک جھاڑی، ایک درخت بلکہ گھاس کا تنکہ بھی نہیں تھا۔

مکرم چوہدری یوسف علی خان صاحب المعروف آغا جی

یہ تمام دنیا کی رد کردہ زمین جماعت احمدیہ نے اپنے مرکز اور اشاعت اسلام کے جذبے سے ایک معقول رقم دے کر خریدی۔ اور قادیان سے آمدہ لٹے پٹے احمدی مہاجر اپنی جائیداد اور سامان چھوڑ آئے۔ کوئی مکان، کارخانہ، دوکان، فیکٹری اور مل الاٹ نہیں کرائی۔ جعلی کلیم نہیں پُر کئے بلکہ باعزت طور پر روپے دے کر ایک بنجر زمین خریدی اور ایک بے بس چیونٹی کی طرح، جس کا گھر بار تباہ ہو جائے، پھر نئے سرے سے اس بے آب و گیاہ زمین کو آباد کرنے لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دل سوز دعائیں کیں، عرش الٰہی کو ہلایا، بنجر زمین کو آنسوؤں سے تر کیا اور دیکھو اس زمین سے جہاں پانی کا نام و نشان بھی نہ تھا پانی نکل آیا۔ جس جگہ درخت، گھاس اور سوکھے پتوں کا نشان بھی نہ تھا آج خدا تعالیٰ کے فضل سے سرسبز شہر آباد ہے۔...“

غالباً ان کی کزن نے اپنے خط میں مکرم بشیر برمی صاحب کے مکان سے دادی جان کا نلکے سے پانی بھرنے کا ذکر کیا تھا۔ جواب میں دادا جان نے لکھا کہ ’معلوم نہیں آپ نے برادرم محترم بشیر برمی صاحب کا مکان اور ہینڈ پمپ کب دیکھا ہے۔ ہائے میں صدقے جان جی (دادی جان۔ ناقل) ہینڈ پمپ سے پانی بھرتی ہو گی، تھک جاتی ہو گی۔ یہ تو آپ کی محبت کی باتیں ہیں، مامتا بھری مائیں اپنی بیٹیوں کے متعلق ہمیشہ انہی فکروں میں رہتی ہیں۔.... آپ ہمارے متعلق اس قدر فکرمند ہیں، یہ آپ کی عین نوازش ہے۔ اس میں شک نہیں یہاں وہ آسائش اور آرام میسر نہیں جو بڑے شہروں میں ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ایک کنال کا پلاٹ ہے، بجلی ہے، زمینی پانی جو کچھ کھارا ہے، موجود ہے۔ میٹھے پانی کا نل ہے۔ پھر خدا کے فضل سے اطمینان ہے، سکون ہے، جلسہ پر مہمان آتے ہیں ان کی خدمت کا موقع ملتا ہے، عزیزوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں، بڑی رونق ہوتی ہے... آپ نے لکھا تھا ’کس سنسان جگہ آ گئے ہو، مکان بیچ دو‘... (جواب میں) یہ شعر مجھے بہت پسند ہے:

ہوتی نہ اگر روشن یہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

ربوہ کے بارہ میں اپنے کچھ اشعار لکھتا ہوں:

"آ، پاس مرے، آ کر، ربوہ کا نظارہ دیکھ"

آ، پاس مرے، آ کر، ربوہ کا نظارہ دیکھ
اس چھوٹی سی بستی سے عالم کا نظارہ دیکھ
دیوانوں کی باتیں سن، تائید الٰہی دیکھ
دشمن کے غضب کو دیکھ، اور لطف ہمارا دیکھ

کچھ اونچے پہاڑوں میں آباد ہے یہ بستی
ہاں ظلم کے ماروں سے آباد ہے یہ بستی
دریا کے کنارے پر آباد ہے یہ بستی
اللہ کے سہارے پر آباد ہے یہ بستی
آنکھوں میں کھٹکتی ہے، اغیار کو یہ بستی
تسکین کا باعث ہے، احباب کو یہ بستی

آ، پاس مرے، آ کر، ربوہ کا نظارہ دیکھ

دشمن کا یہ دعویٰ تھا، ہم اینٹ بجادیں گے
ہم ان کو نکالیں گے، اوروں کو بسا دیں گے
اک کاسہ گدائی کا ہاتھوں میں تھما دیں گے
کیا ہستی ہے ان کی ہم، یوں ان کو مٹا دیں گے

خود مٹ گئے سب ہی جو، ہم کو مٹاتے تھے
روتے ہیں وہی آخر، جو ہم کو رلاتے تھے

آ، پاس مرے، آ کر، ربوہ کا نظارہ دیکھ

اللہ کا وعدہ ہے، ہم ان کو بڑھا دیں گے
اموال میں کثرت اور رزق سوا دیں گے
عقلوں کو بڑھادیں گے، ذہنوں کو جلادیں گے
دنیا کے کناروں تک ہم ان کو بسا دیں گے

اللہ کے وعدوں پر ایمان ہمارا ہے
ہم اس کے ہیں، اور وہ رحمٰن ہمارا ہے

"آ، پاس مرے، آ کر، ربوہ کا نظارہ دیکھ"

دادا جان نے مندرجہ بالا خط اپنی ڈائری میں محفوظ کر دیا تھا۔ ان کی ڈائری کی دیگر تحریروں سے بھی ان کی احمدیت سے محبت اور خلافت سے عشق ٹپکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس نعمتِ عظمیٰ یعنی احمدیت اور خلافت کی قدر کی توفیق دیتا چلا جائے جو ہمیں ان کے وسیلے سے ملی۔ آمین!

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی وفات کے موقع پر

دے کے اشکوں کے خزانے آج رخصت ہو گئے
قہقہوں کے وہ "زمانے آج رخصت ہو گئے"
1445ھ

ڈاکٹر پرویز پروازی گئے تو یوں لگا
حوصلے کے تانے بانے آج رخصت ہو گئے

محفلِ یاراں کو حیران و پریشاں چھوڑ کر
جیسے چائے کے بہانے آج رخصت ہو گئے

ڈھونڈتے ہیں دوست ان کو اور وہ مِلتے نہیں
کِس طرف کو وہ نہ جانے آج رخصت ہو گئے

اپنے بچھڑے دوستوں کو یاد کرتے تھے بہت
ان کو ہی مِلنے مِلانے آج رخصت ہو گئے

ہلکے ہلکے قہقہوں کا اک دیا زیرِ زمیں
اپنے ہاتھوں سے جلانے آج رخصت ہو گئے

مسکراہٹ کے پسِ پردہ نہ کوئی جھانک لے
اپنے سارے غم چھپانے آج رخصت ہو گئے

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، امریکہ)

اپنا خیال رکھنا

دنیا بہت ہے ظالم، اپنا خیال رکھنا
محتاط رہ کے چلنا، اپنا خیال رکھنا

دیکھو ستم ظریفی، دامن چھڑا کے جانا
پھر اس کے بعد کہنا، اپنا خیال رکھنا

دِکھتے ہیں لوگ جیسے ہوتے نہیں ہیں ویسے
بچھو کا کام ڈسنا، اپنا خیال رکھنا

لیتے ہیں لوگ چسکے باتیں بدل بدل کر
ہر ایک سے نہ کُھلنا، اپنا خیال رکھنا

سب سے بھلائی کر کے دریا میں ڈال دینا
پھر ذکر بھی نہ کرنا، اپنا خیال رکھنا

یہ جھوٹ اور بناوٹ چھپتے نہیں کبھی بھی
جو سچ لگے وہ کہنا، اپنا خیال رکھنا

دلچسپیاں ہزاروں راہوں میں روکتی ہیں
دامن بچائے رکھنا، اپنا خیال رکھنا

کچھ نیکیاں کما کر پہلے سے بھیج دینا
تنہا وہاں ہے جانا، اپنا خیال رکھنا

(محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ، مدیر اعلیٰ
ماہنامہ النور امریکہ)

*****

جماعت احمدیہ کینیڈا کی پہلی تجنید کانفرنس کی چند تصویری جھلکیاں (رپورٹ اگست 2023ء)

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا

مکرم صبیح ناصر صاحب نیشنل جنرل سیکریٹری

مکرم سرور جاوید صاحب نائب جنرل سیکریٹری برائے تجنید

مسجد بیت الاسلام وان میں کینیڈا ڈے کی تقریب

کینیڈا کی تاریخ جو ہزاروں سال سے لے کر آج تک کے دور کا احاطہ کرتی ہے، اِس میں آباد قدیم لوگوں کی تہذیب جس کی تاریخ کا کھوج لگانے کا کام ابھی ختم نہیں ہوا اور لگتا ہے کہ نئے آنے والوں کو کینیڈا میں مدغم کرنے کا کام بھی ہمیشہ جاری رہے گا، دنیا کی قدیم ترین اور لاتعداد تہذیبوں کی شمالی امریکہ میں ہجرت کی یہ داستان کیا کیا نقوش چھوڑ گئی اِس کا تجزیہ کرنا تو بہت مشکل ہوگا، لیکن 156 برس قبل یکم جولائی 1867ء کا دن ہماری تاریخ کا ایک اہم دن بن گیا جب دو برطانوی کالونیوں کے ساتھ ایک کنفیڈریشن یعنی وفاق کے ذریعہ کینیڈا نے ایک خود مختار ادارہ تشکیل دیا۔ یہ خوبصورت ملک اِس وقت دس صوبوں اور تین علاقوں پر مشتمل ہے۔ یہ ایک پارلیمانی جمہوریت اور آئینی بادشاہت ہے۔ نصف صدی سے کچھ زائد عرصہ ہوا جماعت احمدیہ جھیلوں اور باغوں کی اِس جنت نظیر زمین کا حصہ بنی اور ہر سال یکم جولائی کا دن منانے کی خوشیوں میں شامل ہوتی ہے۔ گزشتہ تین سال COVID-19 کی وباء کی وجہ سے یہ تقریب عوامی طور پر منائی نہ گئی لہٰذا اِس سال بچوں اور بڑوں کا جوش اور ولولہ دیدنی تھا۔

پیس ویلج اور وان کی جماعتوں کی مشترکہ کوشش نے مسجد بیت الاسلام کی آرائش وسجاوٹ اور کینیڈا کے پرچم کے سُرخ وسفید رنگ نے مسجد کو دُلہن کا روپ دے دیا تھا۔

یکم جولائی ہفتہ کے روز شام چار بجے مقررہ وقت سے بہت پہلے احباب وخواتین اپنے بچوں کے ہمراہ مسجد کے سبزہ زار پر جمع ہو رہے تھے، مسجد کی سیڑھیوں پر اسٹیج سجایا گیا تھا اور دوسری جانب خورد ونوش کے اسٹال سب کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ موسم کے اعتبار سے ٹھنڈے مشروب اور قلفی کی طلب زوروں پر تھی۔

پروگرام کے مطابق چار بجے تلاوتِ قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم ریحان صاحب نے سورۃ لقمان کی آیت نمبر 13 اور سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 8 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ پیش کیا اور مکرم کاشف ارسلان صاحب نے فرنچ ترجمہ پیش کیا جس کے بعد مکرم اعزاز خاں صاحب مربی سلسلہ نے وان کے زمینی حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے قدیم آبادیوں کی شکر گزاری کے لئے Land Acknowledgement کا مسودہ پڑھ کر سنایا۔

اِس کے بعد وان اور پیس ویلج کے بچے جو بہت دیر سے سرخ وسفید لباس میں تیار کھڑے تھے اسٹیج کی طرف لپکے اور کینیڈا کا قومی ترانہ پیش کیا۔ تمام حاضرین ترانہ کے دوران احتراماً کھڑے رہے۔ ننھی بچی زوبیہ منان نے کینیڈا سے محبت اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر اپنے معصومانہ انداز میں بہت سی پیاری باتوں سے سب کا دل موہ لیا۔

پیس ویلج جماعت کے سیکرٹری امور عامہ مکرم عادل ملک صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا:

- Hisworship Steven Del Duca, Mayor City of Vaughan
- Deputy Mayor Linda Jackson Ferri, Regional, Councilor

- Gino Rosati, Councilor
- Marilyn Lafrate , Councilor
- Gila Martow, Councilor
- Francesco Sorbara, MP
- Anna Roberts, MP
- Hon. Stephen Lecce, Minister Education Ontario
- Rosanna DE Frances, MPP
- Nadeem Mahmood, Trustee York Regional School Board

سب سے پہلے وان شہر کے میئر اپنے کونسلرز کی ٹیم کے ساتھ اسٹیج پر تشریف لائے اور سب کا تعارف کرواتے ہوئے وان شہر کی سرگرمیوں میں جماعت احمدیہ کے بھرپور حصہ لینے کا اعتراف کرتے ہوئے تمام احباب و خواتین کا شکریہ ادا کیا۔ عزت مآب میئر وان کی جماعت احمدیہ کے لئے گرمجوشی سے حاضرین ہمیشہ لطف اُٹھاتے ہیں۔ خطاب کے بعد صوبائی وزیر تعلیم اسٹیج پر تشریف لائے اور اپنے پُرجوش خطاب میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن جلسہ میں ملاقات کا ذکر کیا۔

محترم ملک لال خاں صاحب
نیشنل امیر جماعت کینیڈا کا خطاب

مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ ہم کینیڈا سے بے پناہ محبت کرتے ہیں اور یہاں ہر سال ہم اِس محبت کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ ہمارے پیارے نبی نے ہمیں سکھایا ہے کہ اگر تم کسی سے محبت کرتے ہو تو اُس کا اظہار بھی کرو۔ کینیڈا ڈے ہمیں یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم اِس خوبصورت ملک سے اپنے محبت بھرے جذبات کا اظہار کرسکیں۔ ہم دنیا کے سب سے زیادہ پُرامن ملک کے رہنے والے ہیں، جو دنیا کے خوش حال ملکوں میں سے ایک ہے جو دنیا کے معدنی خزائن سے مالا مال ہے۔ یہاں ہم احمدی مسلمانوں کو اپنے عقائد پر عمل کرنے کی نہ صرف آزادی میسر ہے بلکہ ہمیں اپنی تعلیمات کو پھیلانے پر بھی کوئی پابندی نہیں۔ امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام معزز مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب کے آخر میں حاضرین کے ساتھ مل کر نعرے بھی لگائے۔

پون گھنٹے کی یہ پُرجوش تقریب چار بج کر چالیس منٹ پر اجتماعی دُعا کے ساتھ ختم ہوئی۔

بچوں کے لئے دن بھر احمدیہ پارک میں خوب تفریح کے سامان تھے جہاں بچے کھیل کود کرتے رہے۔ مسجد کے

باہر بازار لگے ہوئے تھے جہاں احباب وخواتین اور بچے قلفیاں، جلیبیاں، سیخ کباب، تکے، گنے کارس، آم، سیب، کیلے، مالٹے، سنگترے وغیرہ، کینڈیز اور دیگر خورد ونوش میں مصروف رہے۔

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے تمام مراکز میں کینیڈا کی تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔جس میں شہروں کے میئرز، کونسلرز، وفاقی، صوبائی وزراء اور بعض دیگر معززین نے شرکت کی۔ خاص طور پر مسجد بیت النور کیلگری میں بہت ہی شاندار تقریب منعقد ہوئی جس کی تفصیلی رپورٹ مع تصاویر ستمبر میں شائع ہوئی ہے۔

نمائندہ خصوصی : مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا

مسجد مبارک بریمپٹن میں کینیڈا ڈے کی تقریب کی چند جھلکیاں

مسجد مبارک بریمپٹن میں کینیڈا ڈے کی تقریب کی چند جھلکیاں

جماعت احمدیہ ہملٹن میں کینیڈا ڈے کی تقریب کی چند جھلکیاں

لجنہ اماءاللہ اور ناصرات الاحمدیہ، پریری ریجن کے سالانہ اجتماعات کا بیت الرحمت سیسکاٹون میں انعقاد

محترمہ بشریٰ نذیر آفتاب صاحبہ، ریجنل صدر پریری ریجن

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے لجنہ اماءاللہ اور ناصرات الاحمدیہ پریری ریجن کو امسال سالانہ اجتماعات مورخہ 24/جون 2023ء بروز ہفتہ مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ پانچوں مجالس جن میں ریجائنا، ونی پیگ، سیسکاٹون ساؤتھ ویسٹ، سیسکاٹون نارتھ اور بیت الرحمت شامل ہیں، سے کثیر تعداد میں لجنہ، ناصرات اور سات سال سے چھوٹی عمر کی بچیوں نے شمولیت کی۔

مرکزی نمائندہ کی شرکت

حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ حدیث النبی ﷺ کے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم محترمہ مہوش چوہدری صاحبہ نے لجنہ کا عہد دہرایا اور اجتماعات کے عنوان کی مناسبت سے "خلافت کی اہمیت و برکات" پر نہایت علمی اور معلوماتی پریزنٹیشن آسان فہم انداز میں انگریزی اور اردو زبان میں پیش کی۔ محترمہ مہوش صاحبہ نے خلیفۂ وقت کی اطاعت، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے قریبی تعلق پیدا کرنے اور حضور انور کے ساتھ ہونے والے تمام پروگراموں اور خاص طور پر خطبہ جمعہ سننے کی طرف بھی خاطر خواہ توجہ دلائی۔ نیز آپ نے لجنہ اور ناصرات کے سوالات کے تسلی بخش جوابات بھی دیے۔

علمی مقابلہ جات

لجنہ کے تمام علمی مقابلہ جات مستورات اور اس کے ساتھ ملحقہ مردانہ ہال میں منعقد ہوئے، جب کہ ناصرات کے تعلیمی و علمی مقابلہ جات مسجد کے اوپر والے حصہ میں ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے کلاس رومز میں انعقاد پذیر ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات

اسی طرح تمام ورزشی مقابلہ جات کے انتظامات لجنہ کی لابی سے متصل جم میں کیے گئے تھے۔ صحت جسمانی کے شعبہ کے تحت ہونے والے ان مقابلہ جات سے دُور و نزدیک سے آنے والی سب بہنیں بہت محظوظ ہوئیں۔ نماز ظہر اور عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد تمام شامل ہونے والوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں لجنہ اماءاللہ پریری ریجن میں سال بھر

لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کے سو سال پورے ہونے پر شعبہ صنعت و دستکاری کے تحت بنائے جانے والے پوسٹرز

میں ہونے والی مختلف سرگرمیوں پر مشتمل جھلکیاں سکرین پر دکھائی گئیں۔اس کے ساتھ ہی محترمہ نائیلہ انور صاحبہ نے جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔

مہمانِ خصوصی ڈپٹی میئر کی شمولیت

لجنہ اماءاللہ کے سو سال کے تاریخی موقع پر ازراہِ شفقت سیسکاٹون سے عزت مآب ڈپٹی میئر، میئرن لوین (Mairin Loewen) تشریف لائیں۔اور انہوں نے خطاب فرمایا۔خاص طور پر لجنہ اماءاللہ کے سو سال مکمل ہونے پر تمام خواتین کو دلی مبارک باد پیش کی اور کہا کہ آپ کی تنظیم خواتین کے رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑے مؤثر انداز میں کردار ادا کر رہی ہے جو کینیڈین کے لئے قابل تحسین ہے اور قابل تقلید بھی۔اسی طرح آپ لابی میں لجنہ کی طرف سے لجنہ کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی مساجد کے ماڈلز اور دیگر معلوماتی پوسٹرز سے بے حد متاثر ہوئیں اور لجنہ کی کاوشوں کو سراہا اور دلی مبارکباد پیش کی۔

دیگر شہروں کے شرکاء

ونی پیگ شہر جو سیسکاٹون سے 787 کلومیٹر کی دُوری پر ہے وہاں سے سات لجنہ اور تین ناصرات ،لوکل صدر لجنہ محترمہ ڈاکٹر نورین ناصر صاحبہ کے ساتھ فضائی سفر کر کے اس دینی وعلمی پروگرام میں شامل ہوئیں۔اسی طرح ریجائنا شہر جو سیسکیچوان صوبہ کا دارالحکومت ہے اور سیسکاٹون شہر سے بذریعہ گاڑی تین گھنٹے کی مسافت پر ہے،وہاں سے محترمہ مدیحہ مصور صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ ریجائنا 24 لجنہ، 9 ناصرات اور اور 3 بچوں کے ہمراہ اجتماعات میں شامل ہوئیں۔دُور دراز سے آنے والے مہمانوں کے لئے مسجد میں رات کو سونے اور ان کے کھانے پینے کا تین دن کے لئے نہایت اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا جس کی نگرانی محترمہ طیبہ پروین صاحبہ، محترمہ خالدہ جٹ صاحبہ اور محترمہ صائمہ بشریٰ صاحبہ نے کی۔

حضورِ انور کے ویڈیو کلپس

مسجد میں پروگرام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّیں نصائح سے بھرپور ویڈیو کلپس بھی دکھائے گئے جن سے بہنوں نے بہت استفادہ کیا اور خاص طور پر ماؤں اور بچیوں نے انہیں بہت پسند کیا۔

تقریب تقسیم انعامات

اجتماعات کے آخر پر تقسیم انعامات کا انعقاد ہوا۔تمام اوّل،دوم اور سوم آنے والی بہنوں اور بچیوں میں مہمانِ خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔بعد ازاں آپ ہی نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کرائی۔

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کے فضل سے 325 لجنہ، ناصرات اور بچیاں اس علمی و روحانی مائدہ سے سیراب ہوئیں۔

اظہارِ تشکر

ان اجتماعات کو کامیاب بنانے کے لئے بیسیوں کارکنان نے دن رات بہت محنت اور لگن سے کام کیا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے اور ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔

درخواست دعا

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ اس پروگرام کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔آمین!

*****

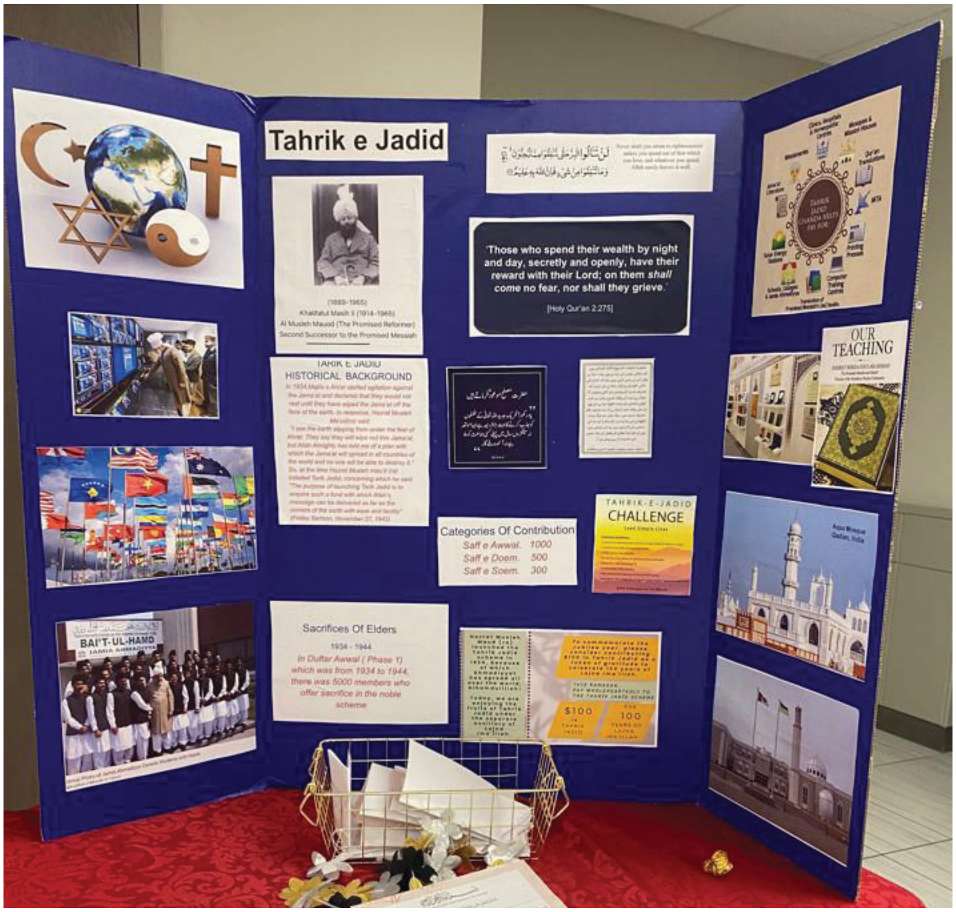

لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کے سو سال پورے ہونے پر شعبہ صنعت و دستکاری کے تحت بنائے جانے والے پوسٹرز

نرمی سے کام لو اور اس سلسلہ کی سچائی کو اپنی پاک باطنی اور نیک چلنی سے ثابت کرو۔ یہ میری نصیحت ہے اس کو یاد رکھو۔

(ملفوظات جلد 7۔صفحہ 240،ایڈیشن 1984ء)

محترمہ عطیہ شریف صاحبہ

محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ، سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

آج محترمہ عطیہ شریف صاحبہ کے بارہ میں لکھتے ہوئے عجیب کیفیت ہے کیونکہ ان کے ساتھ ایک لمبا عرصہ کام کرتے ہوئے گزرا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کینیڈا میں آنے والے اولین لوگوں میں سے تھیں۔ آپ 21 نومبر 1932ء میں حیدر آباد، دکن میں پیدا ہوئیں۔ آپ 1970ء میں ٹرانٹو تشریف لائیں۔ آپ مکرم سیٹھ محمد اعظم اور عزیزہ بیگم صاحبہ کی بیٹی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت حکیم محمد حسین المعروف مفرح عنبری رضی اللہ عنہ کی نواسی اور مکرم سید شریف احمد منصوری صاحب کی اہلیہ تھیں۔ آپ کے چار بچے ہیں جن میں سے دو سید منور احمد صاحب اور طاہرہ شہاب صاحبہ ٹرانٹو میں ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ تقریباً پینتیس سال قبل جب میں یہاں آئی تو آپ سے تعارف ہوا۔

آپ کے والد مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب کے میرے والد خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے ساتھ بہت اچھے روابط تھے اور وہ ہمارے گھر بھی آتے تھے۔ اس طرح بھی ایک تعلق محسوس ہوا۔ جب بھی وہ ہمارے گھر تشریف لاتے اباجان بہت خوش ہوتے اور خوب ان کی مہمان نوازی کرتے۔

محترمہ عطیہ شریف صاحبہ نے ایک لمبا عرصہ نیشنل سیکرٹری مال کے طور پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ میرے آنے سے قبل کچھ دیر قائم مقام صدر لجنہ کینیڈا کے طور پر بھی کام کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت فعال زندگی عطا کی۔ ''مسجد بیت الاسلام'' کی تعمیر سے قبل، اس کے دوران اور بعد میں بھی ایک لمبا عرصہ جو زیورات بطور عطیہ آتے تھے۔ ان کا حساب کتاب آپ ہی رکھتی تھیں۔ ان زیورات کو صرافوں کے پاس لے جا کر ان کی قیمت لگوانا، پھر سٹال لگا کر ان کو بیچنا، رقم وصول کرنا، ان کا حساب رکھنا، جو جان جوکھوں کا کام تھا بہت محنت اور ہمت سے کرتی تھیں۔

خاص طور پر مسجد کی تعمیر کے دوران زیورات کثرت سے آتے تھے اور یہ ساری ذمہ داری آپ بہت اچھے رنگ میں ادا کرتی تھیں۔

آپ کو ہاتھ سے اشیاء بنانے اور سلائی میں بھی مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ مینا بازار اور نمائش میں اپنے ہاتھ سے اشیاء بنا کر دیتیں اور ملبوسات فروخت کر کے چندہ اکٹھا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ساری خدمات قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار کو 1990ء سے 2004ء تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا خدمت کا موقع ملا۔ اس عرصہ میں تمام وقت آپ میرے ساتھ نیشنل سیکرٹری مال کے طور پر خدمات سر انجام دیتی رہیں۔ کچھ عرصہ نائبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا بھی رہیں۔ اس دوران آپ نے ٹرانٹو، ایسٹرن کینیڈا اور ویسٹرن کینیڈا کے دورے بھی کئے۔ ہمیشہ بہنوں کو چندہ کی بروقت ادائیگی اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتیں۔ جلسہ سالانہ، اجتماع اور دوسرے مواقع پر جو بھی ذمہ داری سپرد کی جاتی آپ بہت اچھے رنگ میں اپنی ڈیوٹی ادا کرتیں۔

آپ بہت اعلیٰ اوصاف کی مالک تھیں۔ آپ کی احمدیہ ابوڈ آف پیس، ٹرانٹو کی رہائش کے دوران مَیں آپ سے ملنے جاتی تو بہت خوش ہوتیں اور کافی دیر باتیں کرتیں۔ سکاربورو کی رہائش کے دران بہت سی بہنوں کو باقاعدہ مسجد کے لئے سفر کی سہولت فراہم کرتیں۔ اسی طرح احمدیہ ابوڈ آف پیس ٹرانٹو سے بھی اکثر بہنیں آپ کے ساتھ مسجد بیت الاسلام آتیں۔

ایک دفعہ بیت الاسلام مشن ہاؤس میں میٹنگ کے بعد مَیں پیدل گھر جا رہی تھی کہ اچانک آپا عطیہ صاحبہ نے میرے پاس آ کر اپنی کار روک دی۔ مَیں نے کہا میرا گھر قریب ہی ہے کوئی بات نہیں مگر آپ کے محبت بھرے اصرار پر آپ کے ساتھ بیٹھ گئی اور آپ مجھے گھر چھوڑ کر گئیں۔

وقت کی پابندی کا بہت خیال رکھتیں۔ مسجد بننے سے پہلے اکثر میٹنگز وغیرہ میرے گھر میں ہوتیں۔ ایک دفعہ مَیں نے کھڑکی سے دیکھا کہ ابھی میٹنگ میں پانچ منٹ باقی تھے اور آپا عطیہ صاحبہ گھر کے باہر پہنچ کر گاڑی میں بیٹھی تھیں اور مقررہ وقت پر ڈور بیل بجائی۔ اور بتایا کہ مَیں جلدی آ گئی تھی اس لئے گاڑی میں بیٹھ کر انتظار کیا۔

آپ کے پاس زیورات کو فروخت کرنے کے بعد نقد رقم ہوتی تھی۔ ایک دفعہ بنک میں جلدی جمع نہ کروا سکیں اور یہ واقعہ مجھے بتایا کہ مَیں نے وہ رقم گھر سے جاتے وقت فریزر میں آئس کریم کے ڈبے میں رکھ دی۔ اگلے دن آپ کے نواسے نواسی آئے اور آئس کریم کھانے کے لئے فریزر سے آئس کریم کا ڈبہ نکالا اور حیرت سے چیخ پڑے۔ نانی اس میں تو بہت سی Money ہے۔ یہ واقعہ سنا کر بہت ہنسیں۔ یہ ایک بہت اہم ذمہ داری تھی کہ زیورات کو بیچیں، اس کا صحیح حساب رکھیں اور رقم کو بینک میں جمع کروائیں۔

خاص طور پر ڈسپلن کا بہت خیال رکھتیں۔ اور ڈسپلن کی ڈیوٹی بہت اچھی طرح ادا کرتیں۔

آپ بہت اچھا ادبی ذوق بھی رکھتی تھیں اور جلسہ سالانہ کے

موقع پر اکثر آپ کی تقاریر ہوتی تھیں جنہیں وہ بہت محنت سے تیار کرتیں اور اپنے مقررہ وقت میں مکمل کر لیتیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی ممبرات میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ نہ صرف صنعت و دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں بلکہ کھانے پکانے اور مختلف میٹھی ڈشز بنانے میں بھی ماہر تھیں۔ آپ بہت نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار، ہمدرد اور دعاگو خاتون تھیں۔ اپنے شوہر مکرم شریف منصوری صاحب کا ہمیشہ بہت خیال رکھا۔ وہ بھی آپ کے حسنِ اخلاق اور اعلیٰ خدمات کا ذکر کرتے تھے۔ نظامِ خلافت اور خلافت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا گہرا تعلق تھا۔

لجنہ کے زیر اہتمام ہونے والے سب پروگراموں میں ہمیشہ بہت شوق اور جذبہ سے شامل ہوتیں اور ہر قسم کی خدمت بجالانے میں پیش پیش ہوتیں۔

کافی عرصہ سکاربرو میں رہائش رہی۔ پھر احمدیہ ابوڈ آف پیس ٹرانٹو میں آ کر رہیں۔ آخر میں اپنی بیماری کے دوران اپنی بیٹی طاہرہ شہاب کے پاس برلنگٹن مقیم ہو گئیں۔

ایک دفعہ جب کہ وہ بیمار تھیں اور ہسپتال میں داخل تھیں۔ خاکسار ان کو ملنے کے لئے حاضر ہوئی۔ بہت خوش ہوئیں اور میرے دونوں ہاتھ تھام کر کافی دیر بیٹھی رہیں اور بار بار اپنی خوشی کا اظہار کرتیں اور کہتیں آج میں بہت خوش ہوں کہ امۃ الرفیق طاہرہ ملنے کے لئے آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

پھر آپ مزید بیمار ہو گئیں اور مورخہ 2/اپریل 2022ء کو 90 سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یکم رمضان المبارک، 3 اپریل 2022ء نماز مغرب سے پہلے ایوانِ طاہر میں کثیر تعداد میں خواتین نے چہرہ دیکھا۔ مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز مغرب کے بعد مسجد بیت الاسلام میں جنازہ پڑھایا اور آپ کی گراں قدر طویل خدمات کا ذکر فرمایا اور کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے سب عزیزوں کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین

بقیہ از قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اچانک اصل مجرم جو مفرور تھا خود بخود جیل پہنچ گیا اور میری بے گناہی کا بیان دے کر اپنی گرفتاری پیش کر دی۔ چنانچہ رہا ہو کر سیدھا مشن ہاؤس پہنچا۔ میرے لئے تو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے وجود کا ثبوت دے دیا، یقین آ گیا کہ دعاؤں کی قبولیت ایک حقیقت ہے اور جماعت کی سچائی بھی مجھ پر ظاہر ہو گئی ہے۔ اسی لئے اسی وقت بیعت کر کے میں جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔"

(خطاب 27/مئی 2008ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 جولائی 2008ء، صفحہ 11)

گیمبیا کے ایک نومبائع کی بیوی کو سات سال قبل بچے کی پیدائش کے بعد یوٹرس کا کینسر ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے کینسر کو لاعلاج اور بچے کی پیدائش کو ناممکن قرار دے دیا۔ ان کی بیوی نے ایک فلائر پر خلیفۃ المسیح کی تصویر دیکھی، دیکھتے ہی دل کو تسلی مل گئی اور خلیفۃ المسیح کی خدمت میں شفایابی اور اولاد کے لئے درخواست دعا کر دی اور خود بھی دعا میں لگ گئیں۔ عجیب کرشمہ رونما ہوا اور خدا کے فضل سے کچھ ہی دیر بعد حمل ٹھہر گیا۔ ڈاکٹر حیرت زدہ رہ گئے کہ ناممکن چیز کیسے ممکن ہو گئی پھر ٹیسٹ میں کینسر کا نام و نشان بھی نظر نہ آیا۔ نومبائع خاتون نے کینسر کے علاج کے لئے دوائی سے متعلق سوال پر جواب دیا میں نے کوئی دوا استعمال نہیں کی۔ صرف خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست دعا کی تھی اور خود بھی دعا کرتی رہی۔ تو دوستو یہ ہے ذوالعجائب خدا کی قدرت کا ثبوت۔

سامعین کرام! آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان الفاظ پیش کرتا ہوں، فرماتے ہیں۔

"اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میرے سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ ... کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا، کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا، کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔"

(انوار الاسلام۔ روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 23)

قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

*****

سچی اطاعت ایک مشکل امر ہے

اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔ جلد 3، صفحہ 317)

محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب المعروف پرویز پروازی صاحب وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

آپ مایۂ ناز ماہر تعلیم، اردو کے قادر الکلام شاعر، اعلیٰ پائے کے نقاد، انشا پرداز اور مصنف تھے

جماعت احمدیہ کے اردو کے معروف شاعر، صاحب طرز ادیب، مصنف، مفکر اور مایۂ ناز ماہر تعلیم محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب المعروف پرویز پروازی صاحب مورخہ 28/ستمبر 2023ء بروز جمعرات بعمر 87 سال کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

29/ستمبر 2023ء کو نماز جمعہ سے قبل طاہر ہال میں احباب وخواتین جمع ہو گئے اور ان کا آخری دیدار کیا۔ اور سب نے مرحوم کے اعزاہ واقارب سے تعزیت کی۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم پروفیسر صاحب کی گراں قدر طویل خدمات کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں دور دراز شہروں، جرمنی، امریکہ سے اعزاہ واقارب، احباب وخواتین کی ایک بہت بڑی تعداد کے علاوہ ٹرانٹو کے علمی اور ادبی حلقوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اگلے روز 30/ستمبر کو ساڑھے بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں شدید گرمی کے باوجود سینکڑوں سوگواروں نے ایک نابغۂ روزگار شخصیت کو سپردِ خاک کیا اور مکرم امیر صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

6/اکتوبر کو حضور انور نے خطبہ جمعہ میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب مرحوم کے اخلاص، نیکی، دینی، علمی خدمات اور فیملی کے تاثرات کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ بیماری میں گزارا۔ آپ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت محمد فضل خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے، محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کے فرزندِ ارجمند، مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے داماد اور محترم مولانا نسیم مہدی صاحب مرحوم، سابق امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کے بڑے بھائی تھے۔

آپ کا اصل نام ناصر احمد خاں تھا جب کہ قلمی نام پرویز پروازی استعمال کرتے تھے اور اسی نام سے دنیائے ادب اور تعلیم کے میدانوں میں پاکستان اور پھر بیرون پاکستان مشہور ہوئے۔ آپ 20/اکتوبر 1936ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں مقیم ہو گئے۔ جون 1956ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لیا۔ اور 1958ء میں بی اے آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ 1960ء میں ایم اے، یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے پاس کیا۔

آپ نے سلسلۂ تدریس کا آغاز 1960ء میں گورنمنٹ کالج مظفر گڑھ سے کیا۔ 1962ء تا 1969ء تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور لیکچرار پڑھاتے رہے۔ بعدہ آپ نے اورینٹل کالج لاہور پنجاب یونی ورسٹی سے اردو ادب میں ڈاکٹریٹ کیا۔ پھر ترقی حاصل کر کے بطور پروفیسر 1969ء تا 1975ء تعلیم الاسلام کالج میں ہی تدریس کی خدمات انجام دیں۔ 1975ء تا 1979ء آپ وزیٹنگ پروفیسر اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز جاپان رہے۔ 1979ء تا 1982ء انٹر کالج کمالیہ میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر تدریس کا کام کیا۔ 1982ء تا 1986ء مسلم انٹر کالج چک 41 ج۔ب فیصل آباد میں اسسٹنٹ پروفیسر رہے۔ 1986ء تا 1990ء بطور اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں پڑھایا۔ 1991ء تا 2001ء پروفیسر ریسرچ ایسوسی ایٹ اپسالا یونیورسٹی سویڈن میں خدمات انجام دیں۔

آپ کی متعدد تصنیفات اور تالیفات منظر عام پر آچکی ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

- 1964ء۔ ذکرِ اردو : تعلیم الاسلام کالج کی پہلی کل پاکستان اردو کانفرنس کے مضامین کا مجموعہ
- 1977ء۔ خوبصورت جاپان اور میں: کاواباتا یاسوناری کی نوبیل تقریر کا اردو ترجمہ

- 1978ء۔ یوکی گونی، کاوا باتا کے ناول کا اردو ترجمہ
- 1980ء۔ جاپان کا سب سے لمبا دن
- 1980ء۔ جاپان کی ہائیکو شاعری کا انتخاب اور ترجمہ
- 1981ء۔ سورج کے ساتھ ساتھ، جاپان کا سفرنامہ
- 1997ء۔ صدائے آب، ہائیکو پر تنقیدی مضامین
- 2002ء۔ آ کی مے، ہیروشیما کے المیہ کے پس منظر میں ناول
- 2003ء۔ احمدیہ کلچر
- 2003ء۔ سر ظفراللہ کا تحریکِ آزادی میں حصہ
- 2003ء۔ پس نوشت۔ اردو کی خود نوشت سوانح عمریوں کا جائزہ
- 2005ء۔ سر ظفراللہ کی یادداشتیں
- 2006ء۔ Reminiscences of Sir ZafarUllah
- 2008ء۔ پس نوشت اور پسِ پس نوشت (مزید خود نوشت سوانح عمریوں کا تجزیہ)
- 2010ء۔ پس نوشت سوم (مزید خود نوشتوں کا جائزہ)

آپ کا حاصل عمر ”حبل الورید“ قرآن کریم کا اردو ترجمہ (غیر مطبوعہ) ہے۔خود نوشتوں کے تجزیے کا کام آپ نے آخر تک جاری رکھا۔آپ پاکستان سے تیسری ہجرت کے بعد 2003ء سے کینیڈا میں مقیم رہے۔آپ بذلہ سنج اور مرنجان مرنج طبیعت کے حامل اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔دورِ طالب علمی سے لے کر آخر عمر تک اپنے شاگردوں، دوستوں، قریبیوں اور رشتہ داروں میں ہر دلعزیز رہے۔جس محفل میں ہوتے صاحب محفل ہوتے۔کالج کے اسٹیج پر ہوتے یا بعد میں کسی تقریب میں آپ کا طرزِ خطابت منفرد ہوتا۔ساتھی طلبا کو آپ کے مباحثوں اور تقریروں کا اچھوتا انداز بہت پسند تھا جس کی وجہ سے آپ جہاں بھی جاتے اور مقابلوں میں حصہ لیتے وہاں سامعین آپ کے منتظر ہوتے۔آپ بہت ہمدرد اور پیار کرنے والی شخصیت تھے۔دوستوں کے دوست اور غمخوار بھی تھے۔خلافتِ احمدیہ سے ہمیشہ وابستہ رہے اور خوب فیض بھی پایا۔

بی بی سی لندن کے ’آس پاس‘ میں پس نوشت کا فن اور ڈاکٹر پرویز پروازی موضوعِ سخن رہا۔ایسی نستعلیق شخصیت اور نایاب لوگ دیکھنے کو بہت کم ملتے ہیں۔ٹرانٹو کے علمی اور ادبی حلقوں میں بے حد مقبول تھے۔آپ کی وفات کے ساتھ ترقی پسند اردو ادب اور منفرد انداز کا درس و تدریس کا ایک شاندار دور اختتام کو پہنچا۔دنیا بھر میں آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔آپ اردو کا گہرا ذوق رکھنے والے قیمتی سرمایہ تھے اس سلسلہ میں آپ کی خدمات یاد رکھی جائیں گی۔

آپ کے علمی، ادبی اور تنقیدی مضامین اور منظوم کلام نہ صرف جماعت کے رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے بلکہ ادبی دنیا، نگار، فنون، ادبیات، اوراق، نئی قدریں، فکر ونظر، نقوش، ہفت روزہ لاہور، الفرقان، النور وغیرہ جیسے رسائل میں بھی مقبولیت عام پاتے رہے۔مکرم پروفیسر صاحب مرحوم بڑے اخلاص اور محبت سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کو بھی اپنے مضامین اور کلام عطا فرماتے رہے جو ہمارے گزٹ کی زینت بنتے رہے اور انہیں خوب پذیرائی ملتی رہی۔جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے مواقع پر عالمی مشاعروں میں ان کی شرکت اور کلام نے اچھی خاصی شہرت پائی۔یورپ ہو یا شمالی امریکہ آپ ہمیشہ ادبی مشاعروں کی جان رہے ہیں۔

آپ کے لواحقین میں اہلیہ محترمہ پروفیسر امۃ المجید صاحبہ سابقہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ حال مسس ساگا، دو بیٹے مکرم ماہر احمد صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب مسس ساگا اور تین بیٹیاں محترمہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر محمود صاحب مسس ساگا، محترمہ سعدیہ ناصر صاحبہ وان، محترمہ رضوانہ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ثمر احمد صاحب ملٹن، ایک بھائی مکرم ہادی احمد خان صاحب وان، اور تین بہنیں محترمہ جمیلہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید شاہد صاحب مرحوم ربوہ، محترمہ نعیمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ مختار احمد صاحب مرحوم کراچی اور محترمہ سلیمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسلم بھروانہ صاحب شہید پیس ولیج شامل ہیں۔ان کے علاوہ بعض اور اعزہ واقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بچوں نے اپنی خدمت کا حق ادا کر دیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام لواحقین سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین!

(اضافات از روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔28/ستمبر 2023ء)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

مکرم شہباز رسول صاحب

9/جولائی 2023ء کو مکرم شہباز رسول صاحب بریمپٹن ایسٹ جماعت 65 سال کی عمر میں اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

12/جولائی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی رضا کارانہ خدمات اور اخلاص کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 13/جولائی کو نیشول قبرستان میں بارہ بجے تدفین ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ مرحوم کے گھر پر تعزیت کے لئے لوگوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ دور دراز شہروں سے احباب، دونوں بہنیں جرمنی اور اعزہ اقارب وینکوور سے تجہیز وتکفین کے لئے آئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نہایت نیک، صالح، مخلص، محنتی، فرض شناس، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ایثار اور قربانی کرنے والے ہمدرد وخیر خواہ تھے۔ خوش لباس، خوش مزاج، متبسم چہرہ، دوست احباب حلقہ بہت وسیع تھا۔ ہر دل عزیز اور مقبول عام کا درجہ رکھتے تھے۔ گزشتہ تیس سال سے مسلسل مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے۔ حالیہ دنوں میں جلسہ سالانہ کینیڈا کے لئے شعبہ تجنید میں انتھک محنت سے کام کر رہے تھے کہ اسی دوران طاہر ہال میں دل کا دورہ پڑا اور جانبر نہ ہوسکے۔ خدمت دین کرتے ہوئے 'شہادت' پائی۔ خلافت سے انتہائی اخلاص، محبت، ایثار، کامل اطاعت اور فدائیت کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ فردوس ملک صاحبہ، دو بیٹیاں محترمہ مبشرہ فردوس ملک صاحب اہلیہ مکرم یاسر محمود صاحب وینکوور، محترمہ وجیہہ فردوس ملک صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، ضعیف اور دعا گو بزرگ خسر محترم ملک بشیر احمد صاحب ٹرانٹو، دو بھائی مکرم ابرار رسول صاحب، مکرم گلزار رسول صاحب، چار بہنیں محترمہ آنسہ رسول صاحبہ، محترمہ قرۃ العین رسول صاحبہ جرمنی، محترمہ غزالہ رئیس صاحبہ، محترمہ کوثر پروین صاحبہ کراچی یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ کنیزن بیگم صاحبہ

9/جولائی 2023ء کو محترمہ کنیزن بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب مرحوم احمدیہ ابوڈ آف پیس جماعت 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

13/جولائی 2023ء کو مسجد بیت الحمد میں ظہر کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسی ساگا نے پڑھائی اور اڑھائی بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اور مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالاتی رہیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، چندوں کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ غریب پرور، قرآن کریم سے بے حد محبت تھی۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت کی، منکسر المزاج، ہمدرد وخیر خواہ اور دعا گو بزرگ تھیں۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم حمایت احمد صاحب، مکرم ظہور احمد صاحب جرمنی، مکرم آصف ضیاء صاحب امریکہ، مکرم صداقت احمد صاحب، مکرم فاتح احمد صاحب، تین بھائی مکرم محمود احمد صاحب، مکرم گلزار احمد صاحب پاکستان، مکرم نثار احمد صاحب اور ایک بہن محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم فہد احمد صاحب

11/جولائی 2023ء کو مکرم فہد احمد صاحب آف ٹرانٹو سینٹرل 36 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

15/جولائی 2023ء کو مسجد بیت الحمد میں بارہ بجے ان کی نماز جنازہ مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسی ساگا نے پڑھائی اور ایک بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ امور عامہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک صالح اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کا بے حد شوق تھا۔ جماعت کے کاموں میں دلچسپی لیتے تھے۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں والد محترم صباح الدین صاحب اور والدہ محترمہ فاخرہ افضل صاحبہ اور دو بھائی مکرم وقاص احمد صاحب، مکرم صباح احمد صاحب ٹرانٹو جماعت یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ شمیم اختر ساہی صاحبہ

15/جولائی 2023ء کو محترمہ شمیم اختر ساہی صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد باجوہ صاحب ڈرہم ایسٹ جماعت 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

18/جولائی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب اورعشاء کی نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم ملک لال

خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی اور اگلے روز دو بجے ٹرانٹو سمٹری آشوا میں تدفین ہوئی اور مکرم عمر اکبر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ کا تعلق حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک صالحہ اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ نہایت صابر وشاکر، مالی قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے بچوں کی دینی تربیت پر خاص توجہ دی۔ روزانہ قرآن کی کریم تلاوت کرتیں اور چندہ باقاعدگی سے ادا کرتیں مہمان نواز، خلیق اور ملنسار تھیں۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے لجنہ اماء اللہ کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم اسد محمود باجوہ صاحب ڈرہم ایسٹ ، مکرم فہد محمود باجوہ صاحب یوکے ، ایک ہمشیرہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ یوکے ، چار بھائی مکرم ناصر احمد ساہی صاحب، مکرم ارشد محمود صاحب ساہی ایڈووکیٹ پاکستان، مکرم آصف محمود ساہی صاحب جرمنی ، مکرم شاہد محمود ساہی صاحب مربی سلسلہ پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ طلعت مبشر صاحبہ

یکم/اگست 2023ء کو محترمہ طلعت مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب مرحوم بریمپٹن ایسٹ جماعت 86سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

4/اگست 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مرحومہ کے بھائی مکرم چوہدری انیس احمد کاہلوں صاحب وان نارتھ نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تقویٰ شعار، دعاگو، قرآن کریم کی بڑی باقاعدگی سے تلاوت کرتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کی مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں محترمہ حنا مبارکہ صاحبہ بریمپٹن ایسٹ ، محترمہ حمیدہ مبارکہ صاحبہ وان ، محترمہ منیرہ مبارکہ صاحبہ جرمنی اور محترمہ مبشرہ مبارکہ صاحبہ ناروے یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ مدیحہ نثار مبشر صاحبہ

4/اگست 2023ء کو محترمہ مدیحہ نثار صاحبہ جماعت Orangeville اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے 39سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

9/اگست 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کے اخلاص، نیکی، تقویٰ اور اوصافِ حمیدہ کا ذکر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ مکرم باجوہ صاحب کے ہاں تعزیت کے لئے بڑی تعداد میں دوست احباب آئے۔ مرحومہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ پاکستان کی بہو تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تقویٰ شعار، غریب پرور، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز تھیں۔ خلافت سے اخلاص، محبت، کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم نوید احمد چوہدری صاحب یوکے ، والد محترم چوہدری نثار احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ ، والدہ محترمہ خالدہ نثار صاحبہ ، دو بھائی مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب، مکرم ثمر احمد باجوہ صاحب بریمپٹن ایسٹ ،دو بہنیں محترمہ وزدہ نثار صاحبہ بریمپٹن ویسٹ اور محترمہ رضوانہ کنول صاحبہ Orangeville ، یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم حمید احمد چوہدری صاحب

11/اگست 2023ء کو مکرم حمید احمد چوہدری صاحب ہملٹن مونٹین بقضائے الٰہی 83سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

13/اگست 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عصر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم مکرم چوہدری غلام احمد صاحب آف سیالکوٹ ہاؤس غلہ منڈی ربوہ کے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اچانک بینائی سے محروم ہوگئے تھے۔ بڑی باقاعدگی سے ہر جمعہ میں مسجد بیت الاسلام دعا کا اعلان بھجوایا کرتے تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہمدرد وخیر خواہ تھے۔ پندرہ سال فیصل آباد صدر حلقہ رہے۔ بچوں کے دل میں خلافت سے محبت وعقیدت پیدا کی اور ذاتی طور پر خلافت سے اخلاص، محبت اور فرمانبرداری کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ممتاز اختر صاحبہ، تین بیٹے مکرم ناصر لقمان حمید صاحب ہملٹن مونٹین ، مکرم ڈاکٹر عمر حمید صاحب ، مکرم عثمان حمید صاحب جرمنی، چار بیٹیاں محترمہ عائشہ جمیل خاں صاحبہ ، محترمہ ہاجرہ حمید صاحبہ، محترمہ رابعہ حمید صاحبہ ہملٹن مونٹین، محترمہ فیروز افتخار سنوری صاحبہ امریکہ، یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم نعیم احمد چوہدری صاحب

12/اگست 2023ء کو مکرم نعیم احمد چوہدری صاحب بریڈفورڈ ویسٹ بقضائے الٰہی 82سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

14/ اگست 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد احباب نے میں دور دراز شہروں سیسکاٹون، ونی پیگ، نیوفاؤنڈلینڈ، ہملٹن وغیرہ سے شرکت کی۔ مرحوم، مکرم چوہدری فضل احمد صاحب واقفِ زندگی مرحوم، مینجر تحریک جدید فارم سندھ کے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/7 حصہ کے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہمدرد وخیرخواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے تھے۔ عیدین کے مواقع دوست احباب کو تحائف بھجوایا کرتے تھے۔ اپنے بچوں کے دل میں خلافت سے محبت اور فرمانبرداری کوٹ کوٹ کر بھری۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف حیثیتوں جماعتی خدمات بجالانے اور چاروں خلافتوں سے فیض پانے کی توفیق ملی۔ بائیس سال تک شعبہ وصایا میں رضا کارانہ خدمات بجالاتے رہے۔ آپ احمدیہ ابوڈ آف پیس کے بانی مبانی Suprintendent تھے۔ نہایت اعلیٰ خدمات بجالائیں۔ خلافت سے اخلاص، محبت اور فدایت کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ، دو بیٹے مکرم فہیم احمد چوہدری صاحب سیسکاٹون، مکرم ڈاکٹر ندیم احمد صاحب ونی پیگ، دو بیٹیاں محترمہ خولہ چوہدری صاحبہ اہلیہ قمر احمد چوہدری صاحب بریڈفورڈ ویسٹ، محترمہ لبنیٰ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر خالد محمود صاحب نیوفاؤنڈلینڈ اور ایک بھائی مکرم کلیم احمد چوہدری صاحب اور پانچ بہنیں محترمہ مبارکہ داؤد صاحبہ کینیڈا، محترمہ منیرہ افضال صاحبہ، محترمہ رضیہ اقبال صاحبہ پاکستان، محترمہ بشریٰ پرویز صاحبہ اور محترمہ بصیرت روحی صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ

14/ اگست 2023ء کو محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد ارشد صاحب، ٹرانٹو ویسٹ بقضائے الٰہی 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

16/ اگست 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد مکرم قاسم گھمن صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز ایک بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا ولوکل امیر ٹرانٹو ویسٹ نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، نرم خو، غریب پرور، ہمدرد وخیرخواہ، اعزواقارب کا خیال رکھنے والی اور مالی قربانیوں میں حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم بشیر احمد ارشد صاحب ٹرانٹو ویسٹ، ایک بیٹا مکرم کاشف احمد صاحب حدیقہ احمد، ایک بیٹی محترمہ طاہرہ طارق صاحبہ، ایک بھائی مکرم نذیر احمد صاحب ہملٹن ماؤنٹن اور ایک ہمشیرہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ صاحبہ مانٹریال یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ سیما یوسف صاحبہ

14/ اگست 2023ء کو محترمہ سیما یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف گل صاحب مرحوم، بریمپٹن ایسٹ بقضائے الٰہی 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

16/ اگست 2023ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز ظہر کے بعد مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ابوڈ آف پیس نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اڑھائی بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم سلیمان اسفندر صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار اور مالی تحریکات میں حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم حمزہ یوسف گل صاحب، ایک بیٹی محترمہ انعم یوسف گل صاحبہ بریمپٹن ایسٹ اور ایک ہمشیرہ محترمہ بشریٰ ناز صاحبہ پیس ویلج یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ

28/ اگست 2023ء کو محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شریف احمد شافی صاحب مرحوم، رچمنڈہل 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

31/ اگست 2023ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم شجر احمد صاحب مربی سلسلہ رچمنڈہل نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز یکم ستمبر کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور ان کے بڑے بھائی مکرم ناصر احمد گھمن صاحب ڈرہم نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ ہیں۔ آپ مکرم کرنل (ر) نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف پنج گرائں، سیالکوٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم میجر (ر) منصور احمد صاحب رچمنڈہل، مکرم محمد عامر صاحب ٹرانٹو، تین بیٹیاں محترمہ انجم رحمان صاحبہ پاکستان، محترمہ راشدہ زاہد صاحبہ ٹرانٹو، محترمہ بشریٰ فرحت صاحبہ رچمنڈہل اور بھائی مکرم ناصر احمد گھمن صاحب ڈرہم یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد عاطف قاضی صاحب

2/ ستمبر 2023ء کو مکرم محمد عاطف قاضی صاحب،

ٹرانٹو بقضائے الٰہی 35 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَا جِعُوۡنَ۔

3/ستمبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور 5/ستمبر کو ایک بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم زاہد احمد سردار خاں صاحب مربی سلسلہ ٹرانٹو نے دعا کرائی۔ مرحوم مخلص نوجوان تھے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں پارکنگ میں رضا کارانہ خدمات بجالاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے تمام اعضاء بطور عطیہ دیئے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بھائی مکرم طاہر قاضی صاحب امریکہ، چار بہنیں محترمہ سلمیٰ قاضی صاحبہ سکاربرو، محترمہ منصورہ قاضی صاحبہ، محترمہ سمیرا تنویر صاحبہ ٹرانٹو، محترمہ حمیرا اشرف قاضی صاحبہ۔ مرحوم مکرم محمد حارث قاضی صاحب ٹرانٹو کے بھتیجے تھے۔

مکرم صدیق احمد قریشی صاحب

6/ستمبر 2023ء کو مکرم صدیق احمد قریشی صاحب، حلقہ مارٹن 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَا جِعُوۡنَ۔

8/ستمبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے فوراً بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ذکاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ مالٹن نے دعا کرائی۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد و خیر خواہ تھے۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹی محترمہ نجم السحر صاحبہ، ایک نواسی محترمہ عائشہ احمد صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم جمیل احمد سعید صاحب

13/ستمبر 2023ء کو مکرم جمیل احمد سعید صاحب، مارکھم جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَا جِعُوۡنَ۔

16/ستمبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی طویل گراں قدر خدمات اور اوصاف حمیدہ کا ذکر خیر فرمایا۔ اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ چھٹی کا دن تھا کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ نہایت مخلص، دیندار، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار، منکسر المزاج اور ہمدرد و خیر خواہ تھے۔ بریمپٹن جماعت کے ستائیس سال صدر رہے۔ لمبا عرصہ نیشنل سیکرٹری آڈیو ویڈیو رہے۔ ایم ٹی اے سے قبل حضور انورؒ کے خطبات جمعہ کیسٹوں میں جماعتوں کو فراہم کرتے رہے۔ شروع شروع میں جلسہ سالانہ کینیڈا کے ابتدائی انتظامات میں اہم خدمات انجام دیں۔ خوش شکل، خوش لباس، خوش گفتار، متبسم چہرہ اور خوش گلو تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر منظوم کلام ترنم سے سناتے تھے۔ خلافت کے ساتھ صدق وصفا اور بڑے اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ مسرت سعید صاحبہ، دو بیٹے مکرم ناصر احمد سعید صاحب ملٹن، مکرم عامر احمد سعید صاحب رچمنڈ ہل، ایک بیٹی محترمہ نبیلہ سعید صاحبہ مارکھم، ایک بھائی مکرم شکیل احمد سعید صاحب بریمپٹن اور چار بہنیں محترمہ فخر النساء راجپوت صاحبہ، محترمہ شمیم اختر صاحبہ بریمپٹن، محترمہ نصرت پروین صاحبہ مسس ساگا، محترمہ بشریٰ سلیم صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم راجہ محمد سلیم صاحب

14/ستمبر 2023ء کو مکرم راجہ محمد سلیم صاحب، وان جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَا جِعُوۡنَ۔

15/ستمبر 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا ذکر خیر فرمایا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

مرحوم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری محمد فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ گوجر خان پاکستان میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ دینی لحاظ سے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم راجہ طلعت وسیم صاحب یوکے، مکرم اشعر سلیم صاحب وان، دو بیٹیاں محترمہ رعنا نذیر صاحبہ ملائیشیاء، محترمہ صبا ثاقب صاحبہ، بہو محترمہ بشریٰ اشعر سلیم صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

*****

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنی ضروری ہے“ (ملفوظات۔ جلد 5، صفحہ 92)